REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3

جلد ۲۹   شمارہ ۳۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۷ ذیقعدہ ۱۴۰۰ ہجری   ۱۸ تبوک ۱۳۵۹ ہش   ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۵ تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۶ تبوک (ستمبر) کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ غانا اور نائیجیریا کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد واپس لندن تشریف لاکر امریکہ کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی ۔ مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں مراجعت فرما ہونے کے لئے بدستور متضرعانہ دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۵ تبوک (ستمبر) - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

نائیجیریا کے ہزاروں فدائی اور مخلص احمدی احباب کی طرف سے

لیگوس کے ہوائی مستقر پر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ الودود کا والہانہ استقبال

سرزمین بلالؓ میں حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

★ ایک استقبالیہ میں شرکت ★ دو مساجد کا افتتاح ★ ہسپتال کے بلاک کا سنگِ بنیاد
★ نہایت کامیاب پریس کانفرنس ★ متعدد پُرمغز اور بصیرت افروز خطابات

لیگوس ۲۳ ظہور (اگست) پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائیجیریا سے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مع اہل قافلہ لیگوس کے ایئرپورٹ پر جب ۱۸ اگست کو تشریف آوری ہوئی تو ہوائی اڈے پر ہزاروں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اپنے محبوب امام کے پیارے اور نورانی وجود کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے افریقہ کے اس سب سے بڑے ملک کے کونے کونے سے لیگوس امڈ آیا تھا۔ ارضِ بلالؓ کے ہزاروں احمدی اپنے پیارے آقا کا استقبال کرتے ہوئے پُرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔

کیبل گرام میں ۱۸ اگست سے ۲۲ اگست تک کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم مصروفیات دینیہ کی تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔ اس دوران لیگوس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ دو مساجد کا افتتاح اور ایک ہسپتال کے لیبارٹری بلاک کا سنگِ بنیاد رکھنے کے علاوہ دینی اور تربیتی امور پر بحثوں اور پُرمغز خطابات اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جن کو نائیجیریا کے ہزاروں احمدیوں نے سُنا۔

کیبل گرام کے مطابق ۱۸ اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لیگوس میں تشریف آوری ہوئی۔ ۱۹ اگست کو حضور پُرنور نے فیڈرل پیلس ہوٹل میں نہایت درجہ کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اسی روز حضور نے دو ہمسایہ ممالک بینن اور نائیجیریا کی پبلک کے وفود سے ایک ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

۱۹ اگست ہی کی شام کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے ایک استقبالیہ دیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ یہ استقبالیہ ایکو ہوٹل میں منعقد ہوا۔ جس میں نمایاں مہمانوں میں مختلف ممالک کے سفراء - اعلیٰ سطحی سرکاری افسران - پروفیسر صاحبان اور شہر کی دیگر نمایاں اور نامور شخصیات شامل تھیں۔

اگلے روز ۲۰ اگست کو حضور نے احمدیہ مسجد ابادان کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ نے ظہر اور عصر کی نمازوں کی امامت فرمائی۔ اور اس کے بعد قریباً تین ہزار احمدی احباب کو ڈیڑھ گھنٹے تک ایک پُرمغز خطاب سے نوازا۔ اس کے بعد احباب کو شرفِ مصافحہ عطا کیا۔

۲۱ اگست کی صبح کو حضرت اقدس امیر المؤمنین نے نائیجیریا کے مشنری صاحبان سے ایک گھنٹہ تک ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد ریڈیو نائیجیریا کے نمائندے کو ایک انٹرویو دیا۔ شام کو احمدیہ پریس لیگوس کا دورہ فرمایا۔ اور مشن ہاؤس کی عمارت ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد لیگوس کی نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور نصف گھنٹے تک خطاب فرمایا۔ بعد میں احباب کرام کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اس

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

"جماعت احمدیہ کے ٹھوس اخلاقی اصول عرصہ تک قائم رہیں گے۔" وزیر تعلیم سیرالیون

احمدیہ سکولوں میں ڈسپلن کا جو اعلیٰ معیار قائم ہے وہ سارے سیرالیون میں کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا

احمدیہ ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کبالہ کو حکومت سیرالیون کی طرف سے کُلّی امداد کا اعلان

سیرالیون کی تعلیمی ترقّی میں جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات کو وزیر موصوف کا خراج تحسین

سیرالیون کے وزیر تعلیم محترم عبدالکریم کرونا صاحب نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جن ٹھوس اخلاقی اصولوں کا احیاء کیا ہے وہ سارے ملک پر چھا جانے کے لئے عرصہ تک قائم رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار وزیر موصوف نے ۸ر فروری ۱۹۸۰ء کو سیرالیون کے ضلع کوناڈوگو کے شہر کبالہ میں واقع احمدیہ مسلم ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کے دورے کے دوران طلباء و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ سکول سیرالیون میں نصرت جہاں سکیم کے تحت کھلنے والا پانچواں اور اس ملک میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والا نواں سکول ہے۔ یہ سکول ۱۹۷۵ء میں کھلا تھا۔

کبالہ سے مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ وزیر موصوف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سکول کا اجراء ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ اس ماحول میں جو زیادہ تر اسلام کے زیر اثر ہے ایسے ادارے کی اشد ضرورت تھی۔ تاکہ اس علاقے کے عوام اسلام (پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیغام سے مستفید ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سکول ٹھوس اسلامی اصولوں پر قائم کیا گیا ہے۔ اور دوسرے احمدی سکولوں کی طرح ڈسپلن کا جو اعلیٰ معیار اس سکول میں ہے، سیرالیون کے کئی دوسرے سکولوں میں اس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ انہوں نے طلباء، اساتذہ کرام اور پرنسپل صاحب کو سکول قائم کرنے اور اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ جب ہم اس سکول میں آتے ہیں تو احمدیہ مسلم تحریک کے ایک خاندان کے ایک رکن کے طور پر آتے ہیں۔ انہوں نے سکول کی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ وہ سکول کی مشکلات دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور حکومت سے اس سکول کی کُلّی امداد دینے کی سفارش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ سکول کبالہ ہمارے دلوں کے قریب رہے گا۔ اور ہم ہر کوشش کریں گے کہ اس سکول کا قدم پیچھے کی طرف نہ پلٹے۔ بلکہ اس علاقے کے عوام کی خدمت کرنے میں آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔ وزیر موصوف نے جو کہ سکول کا دورہ کرنے کے بعد اس کے ڈسپلن اور استقبالیے سے بے انتہا متاثر تھے، اپنی تقریر کا اختتام ان الفاظ پر کیا۔ میں ایک بار پھر اپنے ساتھیوں اور وزارت تعلیم کی طرف سے اس مسحور کن استقبالیہ پر انتہائی خوشی و مسرت اور حیرت کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

روانگی سے پہلے سکول وزیٹرز بک پر اپنے دستخط فرمائے۔ اور لکھا کہ سیرالیون کی تعلیمی ترقی میں حصہ لیتے ہوئے جماعت احمدیہ جو مستقل اور ان تھک کوششیں کر رہی ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔

اس سے پہلے سکول کے پرنسپل مکرم مبشر احمد صاحب پال نے وزیر موصوف کے اعزاز میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ اور ۱۹۷۰ء کے تاریخی دورہ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دورہ کے نتیجہ میں جاری ہونے والی "نصرت جہاں سکیم" کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر پرنسپل نے سینگ بے اور سوالی ما کے پیراماؤنٹ چیفس اور علاقے کے رکن پارلیمنٹ کی مسلسل امداد و تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس دورے کی خاص اور نمایاں بات یہ ہے کہ وزیر صاحب موصوف نے واپس جا کر ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی وزارت تعلیم کی طرف سے اس سکول کو کُلّی امداد دیئے جانے کی اطلاع دی۔ اس خوشخبری کے ملنے پر سکول کمپاؤنڈ میں طلباء و طالبات اور اساتذہ کرام نے پرنسپل مکرم مبشر احمد صاحب پال کی امامت میں دو نوافل شکرانہ کے ادا کئے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء)

اخبار بدر کی قلمی اور مالی اعانت آپ کا قومی فرض ہے۔ (مینیجر بدر)

فضائل قرآن

تضمین بر کلام بلاغت نظام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

کبھی موسیٰ یہ بنا اور کبھی عیسیٰ نکلا — اپنی ہر شان میں یہ برتر و اعلیٰ نکلا
حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا نکلا — نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

ان کو بگڑے ہوئے ماحول کا احساس نہ تھا — نام لیوا تھے جو اس کے وہ تھے بے پروا
لات و عزّیٰ تھے زبانوں پہ، نہ تھا نام خدا — حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

رشک آئینۂ اسکندر و جام جم ہے — جو دلیل اس میں بیاں کی گئی مستحکم ہے
جتنی تعریف کریں اس کی نہایت کم ہے — یا الٰہی! ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا!

ہم نے تورات کی، انجیل کی شانیں دیکھیں — عربی اور عجمی ساری زبانیں دیکھیں
لعل و یاقوت و زمرد کی بھی کانیں دیکھیں — سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

نظر آئی نہ کوئی کون و مکاں میں تشبیہ — نہ زمیں میں کوئی ممکن نہ زماں میں تشبیہ
کسی انساں کے نہیں وہم و گماں میں تشبیہ — کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

بخدا اس کی فصاحت پہ جہاں ہے قرباں — ہو گیا اس کی بلاغت سے زمانہ حیراں
خوبیاں اس میں نظر آتیں ہیں بے پایاں — پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

شمع قندیل حرم ہو کہ چراغ سر طور — ہو اگر نور بصیرت تو نہیں کچھ مستور
دل سے نزدیک اگر ہے تو نہیں آنکھ سے دور — ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّر بیضا نکلا

اس کی کچھ قدر نہ ہوگی نگہ مولا میں — کون پوچھے گا انہیں بارگہ آقا میں
مستحق ہوں گے نہ انعام کے یہ عقبیٰ میں — زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

غازی قول ہیں کب سوئے عمل جاتے ہیں — کینہ و بغض میں یہ حد سے نکل جاتے ہیں
کس قدر جلد یہ انسان بدل جاتے ہیں — جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

(سلیم شاہجہانپوری منشی کامل از لکھنؤ)

خطبہ جمعہ

اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے جو فتنہ و فساد کو دُور کرتا اور شفقت و اخوّت کو قائم کرتا ہے

اُس نے زندگی کے ہر شعبہ میں حقیقی اور کامل مساوات قائم کی ہے اور انسان انسان میں کوئی فرق نہیں رہنے دیا

والدین کے حقوق کی ادائیگی کے لحاظ سے بھی اسلام نے ہر انسان کو ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے

دعا کریں کہ تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے احسانات اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور حُسن و احسان کو پہچاننے لگیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ر وفاء ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۷۹ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"گزشتہ جمعہ میں نے ایک مضمون کی ابتداء کی تھی مضمون لمبا ہے، لمبا چلے گا انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ میں نے بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دو بنیادی مقام قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ ایک آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا اور دوسرے آپؐ کا بنی نوعِ انسان کے لئے، سارے بنی نوع انسان کے لئے مبعوث ہونا۔ جیسا کہ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا

(الاعراف، آیت: ۱۵۹)

تم سب کی طرف بلا استثناء کالے گورے، مشرق و مغرب میں بسنے والے، جنوب و شمال میں رہنے والے سب کی طرف میں مبعوث ہو کے آیا ہوں۔

یہ جو آپؐ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ کے لئے رسول تھے۔ میں نے بتایا تھا کہ اس سے آگے دو چشمے پھوٹے۔ ایک باہمی شفقت اور پیار کا۔ اسلام

امن و سلامتی

کا مذہب ہے۔ فتنہ و فساد کو دُور کرنے والا، شفقت و اخوّت کو قائم کرنے والا ہے۔ بڑا غور کیا قرآن کریم پر۔ اس لحاظ سے بنیادی حکم یہی ہے کہ پیار سے زندگی گزارو۔ اے نوعِ انسانی، میں تمہیں لڑنے نہیں دوں گا۔ اور دوسرا جو چشمہ پھوٹا وہ ہے حقیقی اور کامل مساوات کا قیام۔ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں رہنے دیا۔ Islam is a great leveller. ایک مقام پر سب کو لا کھڑا کیا۔ سب کو برابر کر دیا۔ اور میں نے بتایا تھا کہ اشرف المخلوقات کہا گیا انسان کو۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی عظیم اعلان فرمایا:-

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ (حٰمٓ السجدہ آیت: ۷)

کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ اور میں نے بتایا تھا کہ خود گھٹیا مقام پر گر کے یہ اعلان نہیں کیا بلکہ نوعِ انسانی کو اُٹھا کر ایک ارفع مقام پر اپنے پاس کھڑا کیا اور کہا اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔

دُوسری چیز میں نے یہ بتائی تھی کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کی مخلوق کا سوال ہے انسان کے علاوہ کائنات کی ہر شے کو انسان کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور کسی چیز کو بھی کسی خاص انسان یا انسانوں کے کسی خاص گروہ کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔

ہر چیز کو تمہاری خدمت پر لگا یا گیا

یہ بھی اعلان کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ ہم دین والوں کو بھی دیتے ہیں اور دُنیا والوں کی بھی مدد کرتے ہیں۔ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا۔ (بنی اسرائیل آیت: ۲۱)

تیرے ربّ کی عطاء کسی گروہ سے بھی روکی نہیں جاتی۔

آج کا مضمون میں نے لیا ہے والدین کے حقوق کی ادائیگی کے لحاظ سے والد والدین جو ہزاروں فرق انسانی آنکھ دیکھتی ہے اُس سب تفریق کو مٹا کر ہر والد کو (بیٹے کی نسبت سے ساتھ ہوگا نا والد) ایک ہی مقام پر لا کھڑا کیا۔ یہ اتنا عام مضمون نہیں جتنا شاید مشرق میں بسنے والے لوگ سمجھتے ہوں۔ گو مشرق میں رہنے والے بھی مغرب اور مغربی تہذیب سے متاثر ہو رہے ہیں۔ مغرب میں تو یہ حال ہے کہ مبالغہ نہیں ہوگا اگر میں یہ کہوں کہ لاکھوں بچے ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کو، یا باپ کو، یا ماں کو، اگر اُن میں سے کوئی اکیلا ہی رہ گیا ہے، اپنے پاس رکھنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ جو لاوارثوں کے لئے انہوں نے بعض ادارے کھولے ہوئے ہیں، یا بعض گھر پیسے لے کے رکھ لیتے ہیں، وہاں اُن کو وہ داخل کروا دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی سب ذمّہ داریوں سے عہدہ برآ ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم نے ماں باپ کے جو حقوق قائم کئے وہ تین بنیادوں پر قائم کئے۔ ایک یہ کہ ماں باپ کے شکر گزار بچے بن کے رہو۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ سے (حُسْنًا) حُسنِ سلوک کرنے والے بنو۔ اور تیسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ یہ

تین بنیادی اُصول

ہیں ماں باپ کے حقوق کے قیام کے لئے۔ جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے (بنی اسرائیل کی آیت ۲۴ اور ۲۵) یہ آیات شروع یہاں سے ہوتی ہیں۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ اور ان دو آیات کا ترجمہ یہ ہے۔

تیرے ربّ نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ احسان کا سلوک کرو۔ اگر اُن میں کسی ایک پر یا اُن دونوں پر بڑھاپا آ جائے تو اُنہیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو۔ اور نہ اُنہیں جھڑکو۔ اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔ اور رحمت کے جذبہ کے ساتھ اُن کے سامنے عاجزانہ رویّہ اختیار کرو۔ اور اُن کے لئے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کرو۔ اے میرے ربّ، ان سے رحمت کا سلوک کر۔ کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی۔ (جب میرا کسی عمل کی وجہ سے ان پر کوئی حق نہیں بنتا تھا)

سورۂ عنکبوت میں ہے۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا (آیت: ۹) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے حُسنِ سلوک۔ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اس خاص حکم میں فرماں برداری نہ کر۔ کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اور میں تمہارے عمل کی نیکی بدی سے تم کو واقف کروں گا۔ اور سورۂ لقمان میں ہے:-

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

(یہ آیت ۱۵ ہے لقمان کی) اور ہم نے یہ کہتے ہوئے کہ میرا اور اپنے والدین کا

شکریہ ادا کرو۔ انسان کو اپنے والدین کے متعلق احسان کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی یہ بات مت مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں اُن کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھ اور اُس شخص کے پیچھے چل جو میری طرف جھکتا ہے۔ (لقمان آیت ۱۶) اور دینی اور دنیوی معاملات میں اُس کا اُسوہ اس قابل ہے کہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ یہ تین آیات آج کے اس مضمون کے لئے مَیں نے منتخب کی ہیں۔

سورۂ بنی اسرائیل کی جو آیات ہیں، اُن میں مندرجہ ذیل احکام پائے جاتے ہیں:۔

ایک: اللہ کے [illegible] کسی کی عبادت نہیں کرنی۔ اور اس کا بڑا گہرا تعلق ہے اس تعلیم کے ساتھ [illegible] نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کے لئے دی۔

دُوسرے یہ کہ ماں باپ سے احسان کرو۔ اچھا سلوک کرو۔

تیسرے یہ کہ اُن کی کسی بات پر خواہ تمہیں وہ ناپسند ہو، اُف تک نہ کہو۔

چوتھے یہ کہ اُن کو جھڑکو مت۔ کسی بات پہ بھی تلخ کلامی سے کام نہ لو۔

پانچویں یہ کہ اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

چھٹے یہ کہ اُن کے سامنے عاجزانہ رویّہ اختیار کرو۔

ساتویں یہ کہ یہ عاجزانہ رویّہ رحمت کے جذبہ سے تمہارے دلوں میں پیدا ہو۔ یہ عاجزانہ رویّہ جو تم اختیار کرو اُس کی بنیاد رحمت کا جذبہ ہو ——— جس کا اظہار اس طرح کرو کہ اُن کے لئے دُعا کرتے رہا کرو۔ (یہ آٹھواں ہے) کہ اَے میرے رب ان سے رحمت کا سلوک کر۔

رحمت اسلامی اصطلاح میں آ کر دو شکلیں اختیار کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جو آتا ہے کہ وہ رحم کرتا ہے انسانوں پر اور دوسری چیزوں پر، ان میں سے ایک کا تعلق صرف انسان سے ہے۔ اس ایک رحمٰن کی صفت میں رحمت کا اظہار ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا اور ایک رحیم کی صفت میں۔

خدا تعالیٰ کی رحمت کا اظہار

ہوتا ہے۔ رحمٰن کی صفت میں جب اظہار ہو تو اس کے یہ معنے ہیں عربی لُغت اور قرآنی اصطلاح میں کہ کوئی حق قائم نہیں کیا۔ اُس شخص نے جس سے رحمت کا سلوک ہو رہا ہے کہ بدلہ اس کا دینا ہو۔ انسانوں کے ساتھ اگر تعلق ہے یا یہ کہ اس کی جزا دینی ہو۔ نیک کام اگر کسی نے کیا اور اس کا جو بدلہ قرآن کریم کہتا ہے، مَیں اپنے فضل سے دوں گا وہ صفت رحمانیت کے نتیجہ میں نہیں۔ رحمانیت ہے بغیر عمل عامل۔ یعنی کسی نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا کہ جو خدا تعالیٰ کو خوش کرنے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کیا گیا ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عمل کو مقبول کر لیا ہو۔ اور اس کو مقبول بنا کر پھر اس کی جزا دی ہو تو یہ بات رحمانیت کے معنی میں نہیں۔ رحمانیت میں وہ تمام نعمتیں شامل ہیں جو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے بھی قبل پیدا کر دیں۔ جیسا کہ کہا گیا تھا۔

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط

(الجاثیہ آیت: ۱۴)

تو جو نعماء اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں اُن کی بڑی بھاری اکثریت شاید اگر آپ سوچیں تو ننانوے فی صد ایسی نعمتیں ہیں ایسے فضل اور برکتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ جن کا تعلق انسان کے کسی عمل سے نہیں۔ مثلاً سُورج ہماری خدمت کر رہا ہے۔ مثلاً چاند ہماری خدمت کر رہا ہے۔ مثلاً ہوائیں ہماری خدمت کر رہی ہیں۔ مثلاً پانی ہماری خدمت کر رہا ہے۔ مثلاً زمین اور اس کے خواص ہماری خدمت پہ لگے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے

کون کہہ سکتا ہے؟

کہ آپ کی پیدائش کے بعد آپ نے جب نیکیاں کیں تو اللہ تعالیٰ نے سُورج کو اور چاند کو اور زمین کو اور ہوا کو اور پانی کو پیدا کر دیا۔ پتہ نہیں کتنا زمانہ قبل ہماری پیدائش سے خدا تعالیٰ نے ان نعمتوں کے سامان ہمارے لئے پیدا کئے تھے۔ اور ہماری طرف سے کسی عمل کے ہونے کا اور کسی سعی کے ہونے کا خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی جہاد کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

دُوسرے ہے رحیمیت۔ رحیمیّت کے معنیٰ یہ ہیں کہ جو شخص نیک نیت کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اور ایثار کے جذبہ کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر اس کے حضور کچھ پیش کرتا اور خدا اُسے قبول کر لیتا ہے۔ تو وہ بھی اپنے فضل سے ہی دیتا ہے مگر اس فضل کے نتیجہ میں جو اس موقع پر ہوتا ہے یہ رحیمیت کا جلوہ ہے۔ اور اس کے معنی یہ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔ انسان کام کرتا ہے۔ بڑی نیک نیتی سے خلوص سے، ایثار سے کام کر رہا ہوتا ہے لیکن بیچ میں خامیاں رہ جاتی ہیں۔ وہ مغفرت سے ان خامیوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ انسان عمل کرتا ہے۔ بعض جگہ اس کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ مَیں خدا تعالیٰ کے حضور جو پیش کر رہا ہوں بہتر طریقے پہ کس طرح پیش کروں۔ تو خدا تعالیٰ اس کی ہدایت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ خود اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں اُمتِ محمدیہ میں ایسے فدائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے جنہوں نے خدا تعالیٰ سے براہِ راست وحی اور الہام کے ذریعہ اس کی ہدایت پائی۔ اپنے اعمال کو مہذب کرنے کے لئے [illegible] زیبائش کرنے کے لئے اور پھر خدا تعالیٰ نے دوسرا فضل یہ کیا کہ ان کے اعمال کو قبول کر لیا۔ اور ان کی اچھی جزا ان کو دی، اس زندگی میں بھی اور وعدہ کیا اُخروی زندگی میں بے انتہا انعامات کا۔

تو رحمت ہوتی ہے ان دو مختلف معنوں میں

قرآن کریم کی اصطلاح

اور عربی لُغت کے لحاظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا انسان کو کہ میری صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرو۔ تو یہاں اس آیت میں یہ جو کہا گیا کہ رحمت کے جذبہ سے عاجزانہ رویّہ اختیار کرو، اس میں بھی دو حکم آ جائیں گے۔ ایک یہ کہ بہت سارے بچوں کو اپنی زندگی میں یہ خیال آیا ہوگا کہ ہمارے باپ نے ہم سے حُسنِ سلوک نہیں کیا۔ یعنی اس کا کوئی عمل ایسا نہیں جو ہمیں احسان نظر آتا ہو۔ قرآن کریم کہتا ہے پھر بھی تم نے احسان کرنا ہے۔ رحمت یعنی رحمانیت کا جلوہ تمہارے حُسنِ سلوک، والدین سے حُسنِ سلوک میں نظر آنا چاہیئے۔ اور جو انہوں نے تمہارے ساتھ نیکیاں کیں وہ بھی یہ تقاضا کرتی ہیں کہ تم ان کے ساتھ شکر گزار ہو کر معاملہ کرو۔ حُسنِ سلوک کرو۔ اور احسان کا معاملہ کرو۔ مثلاً بچہ ہے، ماں کی گود میں، باپ کی شفقت کے نیچے، چند مہینوں کا بچہ، چند سال کا بچہ، وہ کونسا احسان کر رہا ہے اپنے ماں باپ پر؟ اس عمر میں؟ احسان وصول ہی کرنے کی عمر ہے تا شفقت پانے کی عمر ہے۔ ماں کے سینے سے بہت کچھ حاصل کرنے کی عمر ہے۔ [illegible] مدد دینے والے ہیں [illegible] ان سے تو اس نے کوئی [illegible] نہیں کیا۔ اور [illegible] ایسے ماں باپ [illegible] اس لحاظ سے بچوں سے کبھی بھی کچھ نہیں لیتے۔ جو یہ کہتے ہوں کہ باپ نے کچھ دیا نہیں، پھر بھی ہم دیتے ہیں۔ اور یا باپ نے جو دینا تھا وہ نہیں دیا۔ پھر بھی ہم اس سے حُسنِ سلوک کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے ہر دو لحاظ سے تمہیں میری صفت رحمانیت اور

صفتِ رحیمیت کا مظہر

بننا پڑے گا۔ جہاں تک تمہارے باپ کا تعلق ہے۔ ان کے لئے دُعا کرو کہ اَے خدا ان سے رحمت کا سلوک کر۔ اور جو مثال آگے دی ہے اس سے یہ دُعا، یہ بنتی ہے کہ اَے خدا میرے ماں باپ نے تیرے سے معاملہ کرتے ہوئے ہزار کوتاہیاں کی ہوں تو انہیں معاف کر دے اور مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لے کیونکہ جب مَیں بچہ تھا اور مَیں کچھ نہیں کر سکتا تھا ان کے لئے، اُس وقت وہ میرے ساتھ بڑا پیار کیا کرتے تھے۔ تو رحمانیت کے جلوے کی یہ مثال دے کر اس دُعا میں ایک حُسن پیدا کر دیا گیا ہے۔

سورۂ عنکبوت کی جو آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نمبر ۱۔ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو۔ حُسنِ سلوک کرو۔ حُسْنًا کا لفظ ہے۔ اپنے والدین کی اطاعت کرنے کا حکم ہے۔ کامل اطاعت! سوائے ایک استثناء کے۔ یہ استثناء اپنے معنی کے لحاظ سے بڑا ہے۔ لیکن اس کا بنیادی نقطہ ایک ہی ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ماں یا باپ یا دونوں یہ حکم دیں کہ خدا کا شریک بناؤ تم، تو اس بات میں اُن کی اطاعت نہیں کرنی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں کہ خدا کا شریک بناؤ تو ایسے ہر حکم میں اُن کی اطاعت کرنی ہے توحید پر قائم رہتے ہوئے۔

ایک اور بڑا حسین، بڑا پیارا مضمون اس جگہ بیان ہوا ہے۔ "مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ" شرک کے خلاف یہ

ابتدائی بنیادی تعلیم

ہے۔ "مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" یہ ابتدائی بنیادی تعلیم ہے۔ اس پر اسلام نے عمارت بڑی حسین کھڑی کی ہے۔ جو شرک کو انسان کے ذہنوں سے ملیا میٹ کر دیتی ہے اتنی حسین عمارت توحید باری تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی! دلیل یہ دی ہے کہ چونکہ بت یعنی شریک باری کے وجود کے متعلق تجھے کوئی علم نہیں۔ اس واسطے تم اُن کی بات نہ مانو۔ AGNOSTICS جو کہلاتے ہیں، کہتے ہیں کہ چونکہ ہمیں خدا کا پتہ نہیں (وہ دوسری طرف سے گئے ہیں نا) اس واسطے ہم خدا کو نہیں مانتے۔ یہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا۔ سویڈن میں ایک بڑا چوٹی کا محقق ہے، اس سے میں نے پوچھا کہ تم بھی عیسائی ہو؟ کس فرقے سے تعلق ہے؟ تو کہنے لگا۔ میں عیسائی ویسائی کچھ نہیں۔ میں AGNOSTIC ہوں۔ ایک تو ایسے دہریہ ہیں جو کہتے ہیں ہم خدا کو مانتے ہی نہیں۔ خدا ہے نہیں۔ ہمیں علم ہے کہ خدا نہیں ہے۔ جو ہے تو غلط۔ مگر اُن کا دعویٰ یہ ہے۔ ایک وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ چونکہ ہمیں ذاتی علم نہیں اس واسطے ہم نہیں مانتے۔ وحدانیت باری کا سوال تھا۔ میں نے بڑا سخت اس کو جواب دیا اُس کا۔ میں نے کہا، مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے والد کا بھی یہی مذہب تھا؟ کہنے لگا ہاں۔ میرے والد بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ میں نے کہا، تمہارے دادا صاحب کا؟ کہنے لگے ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ میں نے کہا، تمہارے پڑدادا کا؟ مسکرایا۔ کہنے لگا میں تو اپنے پڑدادا کو جانتا ہی نہیں۔ میں نے کہا، چونکہ تم اپنے پڑدادا کو جانتے نہیں، اس سے یہ نتیجہ تو تم نہیں نکالتے کہ تمہارا کوئی پڑدادا تھا ہی نہیں۔ تم کہتے ہو چونکہ میں خدا کو نہیں جانتا، اس لئے میں خدا کو مانتا ہی نہیں یہ نتیجہ تو نہیں نکلتا۔ خیر وہ برداشت کر گیا اسے۔

لیکن شرک کے خلاف یہی تعلیم یہاں دی ہے

"مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ"

تجھے کوئی علم نہیں ہے۔ کسی انسان کو یہ علم نہیں، یہ دلیل میں نے کہا ہے ابتدائی اور بڑی حسین دلیل ہے۔ لیکن یہی نہیں، ہزاروں اور دلائل ہیں جو اس کے ساتھ آ کے ملتے ہیں۔ یہاں سے قرآن کریم نے شرک کے خلاف دلائل کی ابتداء کی کہ چونکہ تمہیں علم نہیں ہے کہ خدا کا کوئی شریک ہے، اس لئے تم خدا کا کوئی شریک نہ مانو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں شرک کے خلاف بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ پھر فرمایا چونکہ تمہیں اس بات کی معرفت حاصل ہو گئی اسلامی تعلیم میں کہ خدا کا کوئی شریک نہیں مثبت، قوی دلائل و شواہد کے (ساتھ) اس واسطے خدا کا کوئی شریک نہیں۔ مثلاً ایک جگہ کہا کہ دیکھو خدائے واحد و یگانہ میں یہ صفات پائی جاتی ہیں اور قرآن کریم کہتا ہے کہ جو اس قرآن پر عمل کرے گا اُس کو یہ بشارتیں میں دیتا ہوں۔ اُس کو یہ بشارتیں دیتا ہوں۔ بیسیوں سینکڑوں بشارتیں قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو دی ہیں۔ اُن بُت پرستوں کو پوچھو کہ جو تعلیم ان "شرکاء" کی طرف منسوب کرتے ہو وہ کونسی تمہیں بشارتیں دیتی ہیں اور کبھی تمہاری زندگی میں پوری بھی ہوئیں؟ لیکن جو خدا نے تم سے وعدے کئے وہ صادق الوعد تمہاری زندگی میں اپنے وعدوں کو پورا کر رہا ہے۔ اور اپنے ہونے کا ثبوت اور اپنے واحد ہونے کا ثبوت تمہیں مہیا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل دیئے۔ تو مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ میں شرک کے خلاف (شرک کے ردّ میں کہنا چاہیئے) شرک کے ردّ میں)

ابتدائی بنیادی دلیل

دی۔۔۔۔ جس کا تمہیں علم ہی نہیں اس تعلیم کی طرف تم مجھے لے کر کیوں جانا چاہتے ہو۔

سورۃ لقمانؑ کی آیت میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) والدین سے احسان کرنے کا حکم دیا گیا، یہ کہہ کر کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔ خدا کہتا ہے میرے شکر گزار بندے بنو۔ اور اگر میرے شکر گزار بندے بننا ہے تو اپنے والدین کے بھی شکر گزار بندے بنو۔ اس واسطے کہ جو تمہاری زندگی میں انہوں نے تم پر احسان کئے وہ میرے بعض اُن احسانوں سے بڑے ملتے جلتے ہیں جو میں نے تم پر کئے۔ اگر تم اپنے والدین کا شکریہ نہیں ادا کرو گے تو پھر میرے شکر گزار بندے بھی نہیں بن سکو گے۔ بھٹک جاؤ گے صراطِ مستقیم سے۔

دوسرے یہاں یہ کہا گیا ہے کہ اگر والدین شرک کا حکم دیں تو اُن کی بات نہیں ماننی۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔ والدین کے شکر کو خدا کا شکر گزار بننے کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ تو یہاں یہ دونوں طرف چلتی ہے۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کا احسان تمہارے سامنے آئے گا تو تم ماں باپ کا احسان ماننے لگ جاؤ گے۔ جب ماں باپ کا شکریہ ادا کرو گے، احسان تسلیم کرو گے تو خدا تعالیٰ کا احسان بھی تبھی کر سکو گے۔

چوتھی بات (اور وہ بنیادی بات ہے) وہ ہے سورۃ لقمانؑ میں۔ میں نے بعض باتیں گن کے بتائیں۔ اور گننے کا میرے ذہن میں ایک یہ بھی فائدہ تھا کہ بچوں کا اپنے ماں باپ کے ساتھ جو تعلق ہے اس سلسلے میں جو

بچوں کی ذمہ داریاں

ہیں وہ صرف اس دائرے تک محدود نہیں جن کو کھول کر قرآن کریم کی آیات نے بیان کیا اس واسطے کوئی ایسی آیت کسی آیت کا ایسا حصہ ہونا چاہیئے کہ جو بنیادی طور پر ایک ایسی بنیادی تعلیم دے جو ہر شعبۂ زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہو۔ اور وہ یہ ہے۔ "وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا"۔ پس چوتھی بات جو سورۃ لقمانؑ میں یہ بیان کی گئی کہ دنیوی معاملات جتنے بھی ہیں سب کے سب میں اُن کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھو۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ تو دنیوی لحاظ سے جتنی ذمہ داریاں بھی انسان کی انسان پر ہیں۔ ماں، باپ اور بچے کا تعلق اس لحاظ سے بھی ہے وہ تمہیں ادا کرنی چاہئیں۔ "صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا"۔ سارے کے سارے دنیوی معاملات میں اُن کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھنے کا حکم دے کر اور بعض باتوں کو کھول کر بیان کر کے یہ سارا مسئلہ واضح طور پر ہمارے ذہنوں میں ڈال دیا اسلامی تعلیم نے۔

اور پھر یہاں (الفاظ میں نہیں لیکن) مضمون کے تسلسل میں جو بات کہی گئی ہے اس سے واضح ہے کہ انسان سوچے گا کہ اتنا وسیع حکم دے دیا کہ سارے دنیوی معاملات میں اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک تعلقات کو قائم رکھو۔ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا تمہارے ساتھ۔ تو سارے دنیوی معاملات جن میں ماں باپ کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھے جا سکتے ہیں۔ اُن کا ہمیں پتہ کیسے لگے گا؟ پھر کس رنگ میں اُن کو ادا کرنا ہے؟ فرمایا اس کے لئے

عظیم اُسوہ کی ضرورت

ہے۔ اس واسطے جو عظیم اُسوہ تمہارے لئے بنایا گیا ہے اس اُسوہ کی پیروی کرو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ ماں باپ کے حقوق کیا ہیں۔ تمہیں علم حاصل ہو جائے گا کہ ان کی ادائیگی کس طرح کی جا سکتی ہے۔

تو جہاں تک ماں باپ کا سوال ہے والد والدہ میں فرق نہیں کیا گیا۔ اب ایک تو بزرگوں کے بچے ہیں، ایک ایسے بچے ہیں جن کے والد سید عبد القادر جیلانیؒ جیسے، جن کے والد امام ابو حنیفہؒ جیسے، جن کے والد امام بخاریؒ جیسے، جن کے والد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے ہیں۔ پھر بعض والد ہیں جو موحد تو ہیں۔ خدا تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ مگر ہیں وہ غیر مسلم، اُن کا عقیدہ وحدانیت کے متعلق نہ اتنا روشن نہ اتنا حسین نہ اتنا وسیع، نہ اتنا مؤثر۔ ان کی اپنی زندگی میں جتنا مسلمان کا عقیدہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت میں جب وہ معرفتِ الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن وہ ہیں موحد۔ وہ کہتے ہیں خدا ایک ہے مگر اس کی صفات کی واضح شناخت نہیں، معرفت نہیں رکھتے، صفات کے جلوے ان کی ذاتی زندگیوں میں ظاہر نہیں ہوتے یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہیں موحد۔ یہ نمبر ۲ قسم کے ہو گئے۔

پس ایک باپ ہے موحد غیر مسلم یہ دوسری قسم کا موحد ہے وہ، آگے پھر دو قسمیں بن جاتی ہیں۔ ایک تو اس دوسری قسم کا موحد وہ ہے جو خدائے واحد و یگانہ پر ایمان بھی لاتا ہے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بد زبانی نہیں کر رہا۔ اور ایک موحد وہ ہے جو

خدا تعالیٰ کی وحدانیت

پر ایمان بھی لاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بد زبانی بھی کر رہا ہے۔ یہ بھی کہنے کو موحد ہے۔ اور ایک وہ باپ ہے جو موحد نہیں ہے، مشرک ہے۔

تو مشرک باپ بھی ہے۔ ایسا موحد بھی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا لیکن وہ آپؐ کے خلاف بولتا بھی نہیں۔ ایک ایسا موحد ہے جو کہتا ہے خدائے واحد و یگانہ پر میں ایمان بھی لایا۔ لیکن معرفتِ الٰہی نہ ہونے کی وجہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی بھی کرنے والا ہے۔ ایک ایسا موحد ہے جو خدائے واحد و یگانہ

کی معرفت بھی رکھتا ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار اور فدائی بھی ہے۔ تو عقیدے کے لحاظ سے اور مذہبی رُجحان کے لحاظ سے باپ باپ میں کتنا فرق پڑ گیا۔ ان سارے فرقوں کے باوجود قرآن کریم کہتا ہے کہ ان کے ساتھ تم نے شُکر کی بنیاد پر، احسان کی بنیاد پر سُلوک کرنا ہے۔ یہ حکم ہے خُدا تعالےٰ کا۔ اُس (تعالےٰ) نے کہا اس حُکم پر عمل کرنے کے راستہ میں مشرک باپ کا شرک روک نہیں بنے گا۔ ایسے موحّد کا عقیدہ بھی اس حکم کی بجا آوری میں روک نہیں بنے گا جو موحّد ہونے کا دعویٰ تو کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے کی وجہ سے جہالت سے جاہلانہ گُستاخی سے وُہ آپؐ کے خلاف بدزبانی بھی کرتا ہے۔ ایک ایسا باپ بھی ہو گا مسلمان کا جو اسلام نہیں لایا ابھی لیکن فطرتاً شریف ہے۔ وہ کہتا ہے، کسی کو بھی بُرا بھلا نہیں کہتا۔ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں کہتا۔ لیکن ایمان نہیں لاتا۔ اور ایک ایسا بچہ بھی ہے جس کا باپ حضرت ابوبکر جیسا انسان ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو قرآن کہتا ہے کہ تمہارے باپ مختلف العقیدہ ہوں گے

سارے انسانوں پر غور کرو،

باپ موحّد مومن ہوں گے، باپ موحّد گُستاخ ہوں گے۔ باپ موحّد شریف ہوں گے، باپ مشرک ہوں گے۔ باپ دہریہ ہوں گے۔ ایسا باپ بھی ہو گا ایک شخص کا جو کہتا ہے مَیں زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دوں گا۔ اسلام کہتا ہے، تمہارا باپ اگر ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مَیں زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دوں گا تب بھی میرا تمہیں یہ حکم ہے کہ جو اس کے حُقوق مَیں نے قائم کیے ہیں وُہ تم نے ادا کرنے ہیں۔ ورنہ مَیں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔ یہ ہے اسلامی تعلیم جس نے ہر انسان کو ایک مقام پر لا کے کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایسے انسان کو جو اپنے بچّوں کے رشتے کے لحاظ سے باپ ہوں گے۔ کسی کا کوئی عقیدہ، کسی کا کوئی عقیدہ، کسی کا کوئی عقیدہ۔ جو خُدا کو نہیں مانتا دہریہ ہے، جو خُدا کے ساتھ بُتوں کی پرستش کرتا ہے، جو خُدا کو واحد مانتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی نالائقی کی وجہ سے، بدبختی کی وجہ سے گُستاخی کرنے والا ہے۔ خدا کو مانتا ہے لیکن اسلام کو نہیں مانتا۔ لیکن بدزبان نہیں ہے۔ لیکن وہ جو

خُدائے واحد و یگانہ

کی معرفت حاصل رکھتا اور خُدا تعالےٰ کے نُور میں لپٹا ہوا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہے۔ باپ باپ میں کتنا فرق ہو گیا لیکن تعلیم اسلامی کہتی ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں ان کے اندر کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ ایک نہایت حسین معاشرہ جو مساوات کی بُنیادوں پر قائم کیا گیا جو اِس اعلان کے ساتھ قائم کیا گیا کہ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (حٰمٓ السّجدۃ آیت ٧) بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

دُعا کریں کہ نوعِ انسانی جس پر خدا تعالےٰ نے اسلامی تعلیم کے ذریعے بے شمار احسان کیے ہیں وہ اپنے خُدا کو اور اُس کے احسانوں کو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے مقام اور آپؐ کے حُسن و احسان کو پہچاننے لگے۔ اور خُدا تعالیٰ کے جھنڈے تلے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں آ کر اکٹھی ہو جائے۔

آپ نے ان کو دلائل کے ساتھ، ذہنی روشنی کے ساتھ، اپنے رُوحانی نُور کے ساتھ، اپنے پیارے عمل کے ساتھ اس طرف کھینچ کے لانا ہے۔ یہ ذمّہ داری آپ کی ہے۔ آپ کو اس کو سمجھنا چاہیئے۔ اس پر عمل کرنے کی خُدا تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے اور مجھے بھی توفیق دے کہ اُس کی توفیق کے بغیر اور اس کی مدد اور نصرت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اللّٰھُمَّ آمین۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ٢٢ جون ١٩٨٠ء)

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدر آباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ محترمہ کو زچگی کے بعد گزشتہ ایک ماہ سے ایک کان میں شدید درد ہو کر کان بند ہو گیا۔ اور بعد میں یہ درد سر اور حلق اور سینے میں بھی ہونے لگا ہے۔ .E.N.T اسپیشلسٹ سے علاج کروایا جا رہا ہے۔ ابھی تک افاقہ نہیں ہُوا۔ بزرگانِ کرام اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرماویں شافیٔ مطلق خدا اُنہیں کامل و عاجل صحت دے اور صحت و سلامتی کی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

منقولات

"صرف پیار ہی لوگوں کے مسائل حل کر سکتا ہے"

گوٹن برگ (سویڈن) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب پریس کانفرنس

جریدہ "آربی ٹیٹ" کے وقائع نگار کی مفصّل رپورٹ کا ترجمہ!

"گوٹن برگ۔ ٣٠ جولائی ١٩٨٠ء۔ "جو میرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے جو آپ لوگوں کے پاس ہے۔" یہ نقطہ نظر ہے حضرت میرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا۔ جو اِن دنوں اپنی جماعت کی تعمیر کردہ مسجد (گوٹن برگ) میں مقیم ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ جس کے ایک کروڑ ارکان ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِس جماعت کا مرکز لاہور کے قریب ہے۔ اِن دنوں آپ (اپنی بیرونی ملکوں میں) جماعتوں کے دَورہ پر ہیں۔ یہ آپ کا اپنی نوعیت کا چھٹا سفر ہے۔

آپ اپنے اس سفر میں اوسلو (ناروے) کی مسجد احمدیہ کا افتتاح بھی فرمائیں گے

جماعت احمدیہ کی برانچیں یوروپ، امریکہ اور افریقہ میں پائی جاتی ہیں۔ سویڈن کی جماعت بیشتر پاکستانی اور یوگوسلاوی ممبران پر مشتمل ہے۔ دُوسرے مسلمانوں اور احمدیوں میں عقیدہ کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ یہ جماعت یقین رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہو چکی یعنی امام مہدی آ چکے۔ اس تحریک کا آغاز شمالی ہند کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے ہوا تھا۔ یہ جماعت ساری دُنیا میں تبلیغ کا بیڑا اُٹھائے ہوئے ہے۔

اب تو سویڈن میں بھی اس کی موجودگی محسوس ہونے لگی ہے۔

دُوسرے مُسلم فرقوں کے برعکس یہ جماعت آسمانی صحیفہ قرآن کریم کو عربی سے مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایسی شخصیت ہیں جو کہ مغرب اور مشرق کو پیار اور بھلائی سے مُسخّر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جناب آیت اللہ خمینی کی اُسی طرح عزت کرتے ہیں جس طرح دُوسرے مذہبی رہنماؤں کی۔ لیکن اُن کی جماعت سختی کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ محبت اور پیار پر یقین رکھتی ہے۔ اُن کے عقیدہ میں صرف پیار ہی لوگوں کے مسائل حل کر سکتا ہے۔ خلیفۃ المسیح الثالث کا خیال ہے کہ

دُنیا کی آئیڈیل تحریکات میں سب سے کمزور کمیونزم کی تحریک ہے۔

آپ نے فرمایا کمیونزم یہ تو کہتا ہے کہ ضرورت مند کو اُس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ مگر وہ یہ نہیں بتاتا کہ کسی کی ضرورت کیا ہے۔ یعنی ضرورت کی تعریف نہیں کر سکتا۔ آپ سرمایہ دارانہ نظام کو بھی پسند نہیں کرتے۔ گو ایسے ملکوں میں جماعت کا قیام قدرے آسان ہے۔ اور روس میں تو تبلیغ کی ممانعت ہے۔

جماعت احمدیہ کا تعلق مسلمانوں کی جنگی تحریکات سے ہرگز نہیں۔ وُہ تو اُن ایام میں بھی اپنے مخالفین کے لئے دُعائیں مانگتے تھے جب انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان مخالفین میں سے ہی بہت سے لوگ جماعت میں آ شامل ہوئے۔ ابتداء میں افغانستان میں چند احمدیوں کو سنگسار بھی کیا گیا تھا۔ مگر باوجود ہر تشدّد اور تلخی کے یہ جماعت اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے ہے۔ افریقی ممالک غانا اور نائیجیریا میں تو اس کی بہت مضبوط جماعتیں ہیں۔ وہاں پر مقامی طور پر مبلّغین تیار کرنے کا انتظام بھی ہے جبکہ پہلے یہ اہتمام صرف پاکستان میں تھا۔ امریکہ میں جماعت کا پیغام سیاہ فام لوگوں تک بھی پہنچایا گیا ہے۔ آپ جماعت کے تیسرے خلیفہ اور امام ہیں۔ جو ١٩٦٥ء میں اپنے والدِ محترم کی وفات پر جماعت کے امام منتخب ہوئے تھے۔"

ترجمہ رپورٹ جریدہ آربی ٹیٹ ARBETET
مورخہ ٣٠ جولائی ١٩٨٠ء۔ بحوالہ ہفت روزہ "لاہور"
٧ ستمبر ١٩٨٠ء۔ صفحہ (٢)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ کے انعقاد میں اب صرف ایک ماہ باقی ہے۔ ضروری اشیاء کی فراہمی کے لئے فنڈز کی ضرورت ہے اس لئے زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع جلد سے جلد وصول کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

قائدِ مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اکرا، گھانا اور سالٹ پانڈ میں ورودِ مسعود

والہانہ استقبال اور دینی و جماعتی مصروفیات کی بعض روح پرور جھلکیاں!

موعودہ انقلاب کے درخشندہ نشانوں کا لامتناہی سلسلہ۔ تینوں شہروں میں جشن کا سا سماں

رپورٹ مرتبہ محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نامہ نگار خصوصی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورۂ مغربی افریقہ کی انتہائی روح پرور اور ایمان افروز تفصیلات پر مشتمل یہ تازہ ترین رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی جانب سے براہ راست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام موصول ہوئی ہے جسے ہم محترم حضرت امیر صاحب مقامی کے خصوصی شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کے استفادہ و ازدیادِ ایمان کی غرض سے ذیل میں درج کر رہے ہیں ——— (ایڈیٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مغربی افریقہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں نائیجیریا اور غانا کے مختلف شہروں میں جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے، موعودہ غلبہ اسلام کے درخشندہ نشانوں کا ایک لامتناہی سلسلہ منصۂ شہود پر آتا اور روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرتا چلا گیا۔ حضور کے دم قدم کی برکت سے ان شہروں میں ایک عظیم روحانی جشن کا سماں بندھا رہا۔ خدائی نصرت کی موسلا دھار بارش کے زیر اثر دل تحمید و تمجید باری سے لبریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور بے اختیار سجدات شکر بجا لائے۔ مغربی افریقہ کے اس انقلاب انگیز و تاریخ ساز دورے کی مفصل رپورٹ تو سلسلہ وار بعد میں ہدیہ قارئین کی جائے گی۔ فی الوقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ غانا (جو ۲۴ راگست سے ۲۹ راگست ۱۹۸۰ء تک جاری رہا) کی بعض ایمان افروز و روح پرور جھلکیاں ذیل میں ہدیہ قارئین کی جا رہی ہیں۔

اکرا میں والہانہ استقبال کی ناقابلِ بیان کیفیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۲۴ راگست کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز غانا کے دارالحکومت اکرا پہنچے تو طیارہ ابھی فضا میں نیچی پرواز کرتے ہوئے فضائی مستقر پر اُترنے کی تیاری میں مصروف تھا کہ جہاز میں سوار تمام مسافر ایک نہایت درجہ عجیب و غریب اور دلکش منظر دیکھ کر متعجب ہوئے اور اپنے تعجب کا اظہار کئے بغیر نہ رہے۔ اس لئے کہ فضائی مستقر کی وسیع و عریض عمارت کی تمام چھتیں اور نچلی گیلریاں لاتعداد و بے حساب انسانوں سے پٹی پڑی تھیں اور وہ اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لئے انہیں ہلا ہلا کر خوشی سے اُچھل رہے تھے۔ اور فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ اور سمندر کی سیماب صفت لہروں کی طرح ان کے شوقِ فراواں کا تلاطم اور جوش و خروش لحظہ بلحظہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھنے والے مسافر حیران تھے کہ جوں جوں طیارہ زمین کی طرف اُتر رہا ہے چھتوں پر ٹڈی دل کی طرح چھائے ہوئے لاتعداد انسانوں کے سفید رومال ہلانے اور خوشی سے نعرے لگانے کی کیفیت فزوں سے فزوں تر ہوتی جا رہی ہے۔ سراپا شوق کے یہ لاتعداد پُتلے اپنی اس ناقابلِ بیان حالت سے یہ تاثر پیدا کر رہے تھے کہ گویا فضائی مستقر کی چھتوں پر آسمان سے غول در غول طائرانِ قدس کا نزول ہو رہا ہے۔ اور وہ خوشی کے عالم میں اپنے سفید براق پر ہوا میں پھڑپھڑا رہے ہیں اور ساتھ کے ساتھ بہت اونچے سُروں میں خوشی کے میٹھے بول الاپ رہے ہیں۔

چنانچہ اس عجیب و غریب منظر کو دیکھ کر جہاز کے مسافروں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا کہ کون عظیم شخصیت اکرا میں ورود فرما ہو رہی ہے کہ جسے دیکھنے اور خوش آمدید کہنے کے لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر کا شہر اُمڈ آیا ہے۔ جب انہیں اس بات کا علم ہوا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہِ اعلیٰ اسی طیارہ میں سوار ہیں اور ان کی زیارت کے جذبۂ شوق نے ان ہزاروں ہزار مشتاقانِ دید پر وارفتگی کا عالم طاری کر رکھا ہے تو زیارت کے شوق نے ان (مسافروں) کے اندر بھی اضطراب و استعجاب کی لہر دوڑا دی۔ اور وہ خود طیارہ میں سوار ہونے کے باوجود فضائی مستقر پر موجود مشتاقانِ دید ہی کا ایک جزو بن گئے۔ اور لگے شیشے کی کھڑکیوں میں سے جھانک جھانک کر باہر دیکھنے۔

جوش و خروش کا نقطۂ عروج

جب طیارہ فضائی مستقر کے رن وے پر اُترنے کے بعد زمین پر چلتے ہوئے ائر پورٹ کی عمارت کے سامنے آ کر رُکا اور حضور ایدہ اللہ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہلِ قافلہ بالآخر طیارہ سے باہر زینہ کے بالائی حصہ پر نمودار ہوئے تو فضائی مستقر پر موجود لاتعداد طائرانِ قدس کا جوش و خروش اپنے نقطۂ عروج کو جا پہنچا اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے لاتعداد سفید رومال فضا میں برق رفتاری سے دیوانہ وار ہلا ہلا کر نعرہ ہائے مسرت بلند کرنا شروع کر دیئے۔ ان کے فلک شگاف نعرے فضائی مستقر کے ماحول میں گونج اور سینوں میں دھمک پیدا کر رہے تھے۔

حضور نے غانا کی سرزمین پر قدم رنجہ فرمانے کے بعد فضائی مستقر کی چھتوں اور گیلریوں میں کھڑے ہوئے لاتعداد مشتاقانِ دید کی طرف (جو مسلسل رومال ہلا رہے اور نعرے لگا رہے تھے) دیکھتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کر کے ان کے خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔ فضائی مستقر کی وسیع و عریض عمارت کی جس چھت اور گیلری کی طرف منہ کر کے حضور ہاتھ ہلاتے اُس سمت سے پُرجوش نعروں کا ایسا غلغلہ بلند ہوتا کہ دیگر سمتوں سے بلند ہونے والے نعروں کی آوازیں اس بلند آہنگ آواز کے نیچے دب جاتیں۔ یہ ہزاروں ہزار احباب اپنے عشق و محبت اور جذبۂ شوق کا ایسے والہانہ انداز میں اظہار کر رہے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ ابھی چھتوں اور گیلریوں پر سے نیچے چھلانگیں لگا دیں گے۔ تاکہ اپنے جان و دل سے عزیز آقا کا انتہائی قریب سے دیدار کر سکیں۔ لیکن اُن کا یہ جوش و خروش بحمد اللہ تعالیٰ عقل کی پاسبانی کے زیر اثر ہوش سے عاری نہیں تھا۔ حضور کی طرف سے مختلف اطراف میں ہاتھ ہلا ہلا کر بلند و بالا چھتوں اور گیلریوں سے بلند ہونے والے نعرہ ہائے مسرت اور لاتعداد سفید رومالوں کی پھڑپھڑاہٹ کا جواب دینے اور نعروں کے بار بار بلند ہو کر گرج دار گونج کی شکل اختیار کرنے کا یہ پُرکیف سلسلہ کئی منٹ تک جاری رہا۔

مسرت و شادمانی کا درجہ کمال

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تو فضائی مستقر کی استقبالیہ تقاریب اور استقبال کے لئے آئے ہوئے اہم اصحاب کے تعارف اور وی آئی پی لاؤنج میں اخبار نویسوں کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف ہو گئے۔ اس دوران پندرہ ہزار سے زیادہ مشتاقانِ دید نے چھتوں پر سے اُتر اُتر کر فضائی مستقر کے سامنے دور دور تک پھیلے ہوئے باغ کے وسط میں جمع ہونا شروع کر دیا۔ وہ ایک بہت بڑے مستطیل رقبہ کی چاروں اطراف میں ایک خاص نظام اور ترتیب کے ساتھ قطار اندر قطار آ کھڑے ہوئے۔ مردوں اور بچوں کی قطاریں آگے تھیں اور خواتین کی قطاریں اُن کے پیچھے۔ چاروں اطراف کے درمیان میں جماعت احمدیہ غانا کی نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین ایک بہت بڑے نصف دائرے کی شکل میں کھڑے تھے۔ جب حضور کو اس امر کا علم ہوا کہ احباب جماعت فضائی مستقر کے باہر صدر دروازے کے سامنے باغ میں جمع ہیں تو حضور ہوائی اڈہ کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد محترم عبد الوہاب بن آدم نیشنل امیر جماعت احمدیہ غانا کی معیت میں بذریعہ موٹر کار اس جگہ تشریف لائے اور موٹر سے اُترنے کے بعد سراپا شوق احباب کی طرف آتے اور دایاں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہا۔ پوری فضا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ کی بیک وقت بلند ہونے والی ہزاروں آوازوں سے گونج اُٹھی۔ اس کے بعد حضور نے احباب کی قطاروں کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اپنے آقا ایدہ اللہ کو اپنے قریب آتا دیکھ کر احباب میں خوشی و مسرت کی ایسی زبردست لہر دوڑی کہ انہوں نے دیوانہ وار رومال ہلانے اور نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ حضور قطار اندر قطار کھڑے ہوئے احباب کے سامنے سے گزرتے اور ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اُن کے نعروں کا جواب دیتے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت احباب کے جوش و خروش اور خوشی کا یہ عالم تھا کہ آنکھیں چمک رہی تھیں۔ باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور وہ بے تکان رومال ہلا ہلا کر نعرے پر نعرے لگائے چلے جا رہے تھے۔ خوشی اُن کے چہروں سے ہی نہیں، روئیں روئیں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔ ہر چند کہ احباب جوش و مسرت کی وجہ سے اپنے حال میں نہیں تھے بلکہ ایک اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے تھے۔ لیکن ہوش و خرد کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پایا۔ کیا مجال جو کسی ایک فرد نے بھی قطار سے باہر قدم رکھا ہو۔ یا بے پناہ جذبہ و جوش کے باوجود نظم و ضبط میں معمولی سا بھی فرق آنے دیا ہو۔ یہ ایک ایسا پُرکیف نظارہ تھا کہ اس سے پھوٹ نکلنے والے کیف و سرور کی بے مثال کیفیت کو بھرپور

انداز میں محسوس کرنے اور ہر ہر ذرۂ وجود میں اسے سمو لینے کے باوجود اسے الفاظ میں بیان کرنا محال ہی نہیں ناممکن ہے۔ ہزارہا میل دُور رہنے والے اپنے ہزاروں ہزار مہجور خُدّام کو شربتِ دیدار سے سیر کرنے کے بعد اپنی جگہ واپس آکر حضور نے پھر بلند آواز سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور موٹر کار میں سوار ہو کر دیگر بے شمار کاروں کے ہمراہ قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

قیام گاہ اور اس میں حضور کا وُرود

اکرا کی مقامی جماعت نے حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کے قیام کا انتظام ایمبیسیڈر ہوٹل میں کیا تھا۔ اور حسبِ ضرورت کمرے ریزرو کروا لیئے تھے۔ لیکن جب حکومتِ غانا کو حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کی اطلاع ملی تو اُس نے حضور ایدہ اللہ کو مع اہلِ قافلہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرانے پر اصرار کیا۔ جس کی وجہ سے ہوٹل کی ریزرویشن منسوخ کرانا پڑی۔ یہی نہیں بلکہ حکومت نے حضور کے استعمال کے لیئے ایک موٹر کار مع ڈرائیور پیش کی۔ اور غانا کے مختلف علاقوں میں جانے کے لیئے ایک ہوائی جہاز مخصوص کرنے کے احکام بھی صادر کیئے۔ حضور نے ہوائی جہاز کی پیشکش کو منظور نہیں فرمایا۔ اور موٹر سے ہی سفر کرنے کو ترجیح دی اور مہمان نوازی کا شرف اکرا کی مقامی جماعت کو بخشا۔

چنانچہ فضائی مستقر سے حضور مع اہلِ قافلہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی جانب (جو "ایڈو لاج" کے نام سے موسوم ہے) کی جانب اس حال میں روانہ ہوئے کہ پولیس کا حفاظتی دستہ جیپ میں سوار حضور کی موٹر کار (جس پر ایک چھوٹے سائز کا لوائے احمدیت لہلہا رہا تھا) کے عقب میں تھی۔ اور پولیس کے سپاہی متعدد موٹر سائیکلوں پر سوار آگے آگے جا رہے تھے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ کے دورۂ غانا کی خبر ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ بار بار نشر اور ٹیلی کاسٹ ہو چکی تھی اور لوگ حضور کی تشریف آوری کے پہلے ہی سے منتظر تھے اس لئے حضور کی موٹر کار جس راستے سے بھی گزری لوگوں نے قطاروں میں دو رویہ کھڑے ہو کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو خوش آمدید کہا اور نعرے لگا لگا کر خوشی کا اظہار کیا۔ حضور جس سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں فروکش ہوئے وہ دار الحکومت کے بہت پُر فضا علاقہ میں واقع ہے اور صدرِ مملکت کے محل سے جو اوسُو (OSU CASTLE) کہلاتا ہے کچھ زیادہ فاصلہ پر نہیں ہے۔

عقل پر عشق کی برتری کا عظیم الشان مظاہرہ

عشق کی دُنیا الگ ہے اور عقل کی دُنیا الگ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عشق اور عقل کبھی اکٹھے نہیں ہوتے۔ عشق اور عقل ایک ساتھ بھی چلتے ہیں۔ لیکن ایک خاص حد تک۔ جب وُہ حد آجاتی ہے تو اُن کی راہیں ایک دُوسرے سے جُدا ہو جاتی ہیں۔ ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ عقل احتیاط کا تقاضا کرتی ہے اور خطرہ مول نہ لینے کی ترغیب دلاتی ہے۔ لیکن عشق خطرہ مول لینے اور اسے گلے لگانے پر اُبھارتا ہے اور کہتا ہے کہ خطرہ مول لینا ہی زندگی کی علامت ہے۔ اس لیئے کہ ترقی ہمیشہ خطرہ مول لینے والے ہی کیا کرتے ہیں نہ کہ خطرہ سے بچنے اور فرار اختیار کرنے والے جبھی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

اسے مجنوں کچھ کام کریے کار ہیں عقلوں کے وار

عقل اور عشق کے متضاد تقاضوں کا ایک خاص مرحلہ

غانا کے دار الحکومت اکرا میں عشق و وفا کے دیوانوں کے لیئے عقل اور عشق کے متضاد تقاضوں کا ایک مرحلہ اُس وقت پیش آیا کہ جب ۲۴ر اگست ۱۹۸۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ لیگوس سے اکرا پہنچے اور غانا کے صدرِ مملکت ڈاکٹر ہلا لیمان (DR. HILLA LIMAN) سے اُن کے صدارتی محل میں ملاقات کرنے کے بعد احمدیہ مشن ہاؤس جو اوسو اسٹیٹ (OSU ESTATE) کے علاقہ میں واقع ہے تشریف لے گئے۔ وہاں حضور نے ایک عالیشان مسجد کا افتتاح فرمانے کے علاوہ مشن ہاؤس کی زیرِ تعمیر نئی چار منزلہ عمارت میں یادگاری تختی کی نقاب کشائی کرنا تھی۔ اور پھر وہاں جماعتِ احمدیہ غانا کی قومی مجلسِ عاملہ کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمانا تھی۔

جب حضور مشن ہاؤس تشریف لے جانے کے لیئے روانہ ہوئے تو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی۔ مسجد اور مشن ہاؤس کا پُورا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور بڑے سائز کے خوشنما خیر مقدمی قطعات سے دُلہن کی طرح سجا ہُوا تھا۔ وہاں اُس وقت دس ہزار کے قریب احمدی احباب اور احمدی خواتین حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ان سب احباب اور خواتین نے دیوانہ وار سفید رُومال ہلا ہلا کر اور فلک شگاف اسلامی نعرے لگا لگا کر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا بڑے ہی والہانہ انداز میں بہت پُر جوش و پُر تپاک خیر مقدم کیا۔ کلمہ طیبہ اور دُرود شریف کا بلند آواز میں ورد کرنے اور اسلامی نعرے لگانے کے وقت اُن کے جذبۂ شوق اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ یوں لگتا تھا کہ یہ سب حضور ایدہ اللہ پر پروانہ وار فدا ہو کر اپنا مقصدِ حیات پائے بغیر نہ رہیں گے۔

قُدرت کو اُن کے جذبۂ عشق و فدائیت کا امتحان لینا منظور تھا۔ جب حضور مشن ہاؤس پہنچے تو بارش یکدم تیز ہو گئی۔ اور پھر تیز ہوتی ہی چلی گئی۔ حتیٰ کہ موسلا دھار برسنے لگی۔ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ مرد اور خواتین اور بوڑھے اور بچے سرد ہوا اور بارش سے بچنے کے لیئے فاصلہ پر لگے ہوئے شامیانوں اور مشن ہاؤس کے برآمدوں وغیرہ کی طرف دوڑ پڑتے۔ عشق کا تقاضا یہ تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ حضور کے شایانِ شان استقبال، زیارت اور ارشادات سے ضرور فیضیاب ہوں۔ اس لئے کہ ؎

اِک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خُدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار۔

عشق کے تقاضے پر والہانہ لبیک

اس وقت عقل پر عشق کی برتری کا ایک عظیم الشان مظاہرہ دیکھنے میں آیا موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اور ٹھنڈی ہوا اس پر مستزاد تھی۔ لیکن عشق و وفا کے ان پُتلوں میں سے کوئی ایک بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ کمالِ اشتیاق کے عالم میں پاؤں جمائے اپنی جگہ کھڑا رہا —!!

گہرے عنابی رنگ کی قیمتی بانات جو مشن ہاؤس کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر کافی فاصلہ پر بنے ہوئے نہایت آراستہ و پیراستہ اسٹیج تک بچھی ہوئی تھی، گیلی ہی نہیں ہوئی، بلکہ ایک حد تک پانی میں ڈُوب گئی۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا تو لجنہ اماء اللہ غانا کی سربرآوردہ اراکین کے ہمراہ مشن ہاؤس کی عمارت کے اندر تشریف لے گئیں۔ جہاں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہونا تھی۔ حضور ایدہ اللہ مع دیگر اہلِ قافلہ جماعتِ احمدیہ غانا کے نیشنل امیر جناب عبدالوہاب بن آدم اور دیگر عہدیدارانِ جماعت کے ہمراہ پانی اور مٹی میں لت پت بانات پر سے گزر کر کھلے میدان میں خوبصورت شامیانے کے نیچے بنے ہوئے ایک اُونچے اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور تلاوتِ قرآن مجید اور استقبالیہ ایڈریس کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا۔ بارش اس قدر تیز اور موسلا دھار تھی کہ اسٹیج پر تنا ہُوا شامیانہ بھی چھلنی کی طرح ٹپکنے لگا۔ اور چھتری کے سایہ میں ہونے کے باوجود حضور کے کپڑے بھیگ گئے۔ اُدھر دس ہزار کے قریب احباب بارش میں اپنی اپنی جگہ کھڑے مسلسل بھیگ رہے تھے۔ کوئی ایک فرد حتیٰ کہ کوئی طفل بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ سب اپنی اپنی جگہ اس طرح جمے کھڑے رہے جیسے وُہ پتھر کے بنے ہوئے ہوں۔ لیکن وُہ پتھر کے کب تھے، وہ تو جذبۂ ایمان سے بھرپور و مخمور زندہ انسان تھے۔ جبھی تو موسلا دھار بارش میں بھی کلمہ طیبہ اور دُرود شریف کا ورد کرنے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے کے علاوہ اسلام زندہ باد، خاتم الانبیاء صلعم زندہ باد، انسانیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے دیوانہ وار لگا رہے تھے۔ وُہ کیوں بارش سے بچنے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگتے جبکہ اُن کا جان و دل سے عزیز آقا جس کے دیدار اور معرفت بھری گفتار سے فیضیاب ہونے کے لئے وہ ازحد مشتاق اور بیتاب تھے اُن کے سامنے کھڑا خود بارش میں بھیگ رہا تھا۔

دِلوں کو گرما دینے والا خطاب اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر!

حضور نے بارش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور چھتری کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے اپنے دس ہزار فدائیوں کے عین سامنے اسٹیج کے سرے پر آکر ان سے کھڑے کھڑے اِسی حال میں خطاب فرمایا کہ سامنے سے مسلسل بوچھاڑ پڑ رہی تھی۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں جو پہلا فقرہ ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ تھا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اُس کے ظاہری جُثّہ کے باوجود باطنی طور پر عناصرِ اربعہ سے کہیں زیادہ طاقتور بنایا ہے۔ اور اسی لئے اُس نے ان عناصر کے سپُرد یہ کام کیا ہے کہ وہ انسان کی خدمت کریں۔ لہٰذا بارش ہمارے کام میں روک نہیں بن سکتی۔ یہ تو ہمیں کئی رنگ میں فائدہ پہنچانے کے لئے برس رہی ہے۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ سامنے کھڑے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنا شروع کر دیئے۔ اور وُہ حضور کے ارشادات سے فیضیاب ہونے کے لئے پاؤں جمائے کھڑے اور زیادہ مستعد ہو گئے۔

حضور نے اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت میں

مسجد کی عظمت و اہمیت اور اس کی بے پناہ افادیت پر بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسجد جس کے دروازے بلا استثناء تمام موحدین کے لئے ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں ہمیں کیسے کیسے عظیم الشان سبق یاد دلاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مسجد فی الاصل اپنی مجسم شکل میں ہمیں اسلامی تعلیم کے ایسے حسین پہلو یاد دلاتی ہے جن سے خدا اور بندے کا تعلق اور انسان کا اپنے ہم جنسوں سے تعلق اُجاگر ہوتا ہے۔ اور ہمیں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

یہ ایک نہایت ہی پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب تھا۔ جس نے بارش کے ٹھنڈے پانی میں بھیگے ہوئے ہزاروں ہزار فدائیوں کے دلوں کو ایسا گرمایا کہ انہیں بارش کی خنکی اور برودت کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ بارش میں مسلسل بھیگنے والے عشق و وفا کے یہ پتلے پوری سرگرمی اور جذبہ و جوش سے بار بار پُر جوش نعرے بلند کرتے رہے۔ یہ حرارتِ ایمانی کو تیز کرنے والا ایسا پُر کیف سماں تھا کہ جس کی یاد دلوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ اُن خوش نصیبوں کو جنہیں اس انمول موقع سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا، ہمیشہ گرماتی اور انہیں خدمتِ اسلام کی راہ میں مشکلات و مصائب کا مقابلہ کرنے اور کرتے چلے جانے پر اُبھارتی رہے گی۔

دلوں کو گرمانے اور روحوں کو تڑپانے والی حضور ایدہ اللہ کی اس نہایت بصیرت افروز اور پُر اثر انگریزی تقریر کا غانا کی ایک مقامی زبان "اکان" (AKAN) میں ترجمہ غانا کے نامزد سفیر برائے ایتھوپیا جناب اسمٰعیل بی۔ کے۔ آڈو نے کیا۔ انہوں نے حضور کی تقریر کے اختتام پر اس روانی اور جذبہ و جوش کے ساتھ ترجمہ کیا کہ اُن کی پُر جوش تقریر کے دوران بھی فلک شگاف نعرے بلند ہوتے رہے۔

حضور کی تقریر ابھی جاری ہی تھی کہ بارش ہلکی ہونی شروع ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ اس نے ہلکی پھوار کی شکل اختیار کر لی۔ اُس روز کی بقیہ کارروائی ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے ذریعہ مسجد کا افتتاح اور مشن ہاؤس کی زیر تعمیر نئی عالیشان عمارت پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی وغیرہ بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

خُدائی تائید و نصرت اور قبولیتِ عامہ کا درخشندہ نشان

غانا میں حضور ایدہ اللہ کا انقلاب انگیز تبلیغی دورہ جس نے ہزاروں انسانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ ۲۴ر سے ۲۹ر اگست تک مسلسل چھ روز جاری رہا۔ ان چھ دنوں میں اللہ تعالیٰ نے خدائی تائید و نصرت اور قبولیت عامہ کے بہت ہی نمایاں اور درخشندہ نشان ظاہر فرمائے۔ ان میں سے ایک نشان جو اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی میں ظاہر ہوا، اپنی چمک دمک اور عظمت کے لحاظ سے خاص امتیازی شان کا حامل تھا۔

قدم قدم پر نشانوں کا ظہور

حضور نے کماسی میں ۲۵ر اور ۲۶ر اگست کو دو روز قیام فرمایا۔ ان دو دنوں میں حضور نے اساکورے میں نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہونے والے سب سے بڑے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر کے رہائشی مکان پر (جو حضور کے سابقہ دورے کے بعد تعمیر ہوا ہے) یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ نیز کوکوفو احمدیہ ہسپتال (جو اب تک کرایہ کی عمارت میں قائم ہے) کے معائنہ کے علاوہ ایک مہتم بالشان تقریب میں (جس میں علاقہ بھر کے لوگ نیز چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس روایتی شان و شوکت کے ساتھ شریک ہوئے)۔ ہسپتال کی اپنی نئی عمارت کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد رکھا۔ نیز انچارج ڈاکٹر کے لئے مخصوص مکان (جس کی تعمیر ہسپتال کی عمارت سے قبل ہی مکمل ہو چکی ہے) میں یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اسی طرح ۲۷ر اگست کو کماسی سے اکرا واپس آتے ہوئے حضور نے تیسرے بڑے احمدیہ ہسپتال سویڈرو کا معائنہ فرمایا۔ کماسی۔ اساکورے۔ کوکوفو اور خود اکرا میں جہاں کہیں بھی حضور تشریف لے گئے اور ان مقامات تک جانے میں حضور جن جن راستوں سے گزرے، اکرا، ایسٹرن اور اشانٹی ریجنز کے عوام نے ہر جگہ ہی سڑکوں کے دونوں طرف بڑی تعداد میں جمع ہو ہو کر حضور کو بہت ہی والہانہ انداز میں خوش آمدید کہا۔ اور حضور نے جگہ جگہ سیکنڈری سکولز اور ہسپتال کھول کھول کر تعلیمی اور طبی میدانوں میں اہل غانا کی جو بے لوث خدمت انجام دی ہے، اس طرح انہوں نے اس پر دل کی گہرائیوں سے از حد ممنونیت کا اظہار کیا۔ پھر ان تمام مقامات پر وہاں کے چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس نے کمال درجہ تعظیم و تکریم اور عزت و احترام کا اظہار کرتے ہوئے جس طرح حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اور حضور کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کو سراہا۔ اور کمال عاجزی سے بعض مزید علاقوں میں سکول اور ہسپتال کھولنے کی درخواستیں کیں، ان میں سے ایک ایک واقعہ اپنی اپنی جگہ خدا تعالیٰ کی موعودہ تائید و نصرت اور قبولیت عامہ کا ایک زبردست نشان تھا۔

خُدائی تائید و نصرت اور قبولیت عامہ کے ان لاتعداد نشانوں میں سے جس خاص نشان کا ذیل میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنا مقصود ہے وہ اپنی درخشندگی اور تابندگی میں اپنی مثال آپ ہے۔ وہ ایک ایسا مہتم بالشان نشان ہے جس نے ہزاروں راہگیروں اور کماسی کے مکینوں میں ایسا اشتعالِ شوق پیدا کیا کہ آن کی آن میں اُن کی کایا پلٹ گئی۔ اور انہوں نے محبت و عقیدت اور جاں نثاری و فدا کاری کا ایسا زبردست مظاہرہ کیا کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھے ہوں گے۔

اشتعالِ شوق کی عدیم النظیر کیفیت

۲۶ر اگست کی شام کو حضور جب تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں قریباً دس ہزار احباب و خواتین سے خطاب فرمانے اور کماسی میں تعمیر کی جانے والی عظیم الشان جامع مسجد احمدیہ کی ایک دیوار میں یادگاری تختی نصب کرنے کے بعد کماسی کے نو تعمیر شدہ دو منزلہ احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے تو مشن ہاؤس کے سامنے کی سڑک پر شہر کے قریباً دس ہزار لوگ حضور کی زیارت کے شوق میں سراپا انتظار بنے پہلے ہی کھڑے تھے۔ سڑک ایک سرے سے دوسرے سرے تک انسانوں سے پٹی پڑی تھی۔ نیز ارد گرد کے مکانوں کی بالکونیوں اور بالائی منزلوں کی کھڑکیوں سے بھی بے شمار لوگ جھانک رہے تھے۔

جب انہوں نے حضور کی کار کو قافلہ کی دوسری کاروں کے ہمراہ اپنی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے یکدم ہاتھ ہلا ہلا کر نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ سڑک انسانوں سے پٹی پڑی تھی، اس لئے کاروں کو اُن کے درمیان میں سے گزرنے میں سخت دِقت پیش آئی۔ حضور کی موٹر کار بمشکل تمام آہستہ آہستہ رینگتی اور راستہ بناتی ہوئی مشن ہاؤس کے سامنے پہنچ کر رُکی۔ کار مشن ہاؤس کے دروازے تک پہنچ تو گئی لیکن ذوق و شوق کے عالم میں نعرے لگانے والوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ لوگوں کے بے پناہ اژدحام کی وجہ سے کار کے قریب اتنی جگہ بھی خالی نہ تھی کہ حضور کار سے باہر سڑک پر قدم رکھ سکتے۔ پولیس نے بڑی جد و جہد کے بعد لوگوں کو پیچھے ہٹا کر موٹر کار اور مشن ہاؤس کے درمیان ایک تنگ سا راستہ بنایا تا کہ حضور کار سے اُتر کر مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جا سکیں۔ جونہی حضور نے کار سے باہر قدم نکالا لوگوں نے پھر خوشی سے اچھلنا اور نعرے لگانا شروع کر دیا۔ حضور نے کار سے باہر تشریف لا کر لوگوں کی طرف کئی بار ہاتھ ہلایا۔ اور اس طرح بہت متبسم انداز میں ان کے خیر مقدمی نعروں کا جواب دیا۔ اس پر لوگوں نے اور زیادہ بلند آواز سے نعرے لگائے اور از حد خوشی کا اظہار کیا۔ فلک شگاف نعروں کی گونج میں ہی حضور بدقت تمام مشن ہاؤس کی عمارت میں داخل ہوئے۔

فرشتوں کی باطنی تحریکات کی اثر انگیزی

خیال یہ تھا کہ حضور کے مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے جانے کے بعد لوگوں کا ہجوم چھٹنا شروع ہو جائے گا۔ اور وہ واپس چلے جائیں گے۔ لیکن حضور کے اندر تشریف لے جاتے ہی لوگوں نے جن میں عورتیں بھی بہت بڑی تعداد میں شامل تھیں۔ اور بھی زیادہ قوت کے ساتھ نعرے بلند کرنا شروع کر دیئے۔ وہ کسی وقفہ کے بغیر مسلسل ایک گھنٹہ تک نعرے لگاتے ہی رہے۔ اور اس تمام عرصہ میں سڑک پر ٹریفک بالکل رُکا رہا۔ پولیس نے انہیں ہٹانے کی کئی بار کوشش کی تا کہ سڑک ٹریفک کے لئے کھل سکے۔ لیکن شوقِ دیدار میں حال سے بے حال ہونے والے کب ہٹنے کا نام لیتے تھے! وہ تو جی بھر کر حضور کے چہرۂ مبارک کی زیارت کرنے کے متمنی تھے۔ وہ مسلسل اپنی زبان میں ایک نعرہ بار بار لگائے جا رہے تھے۔ آخر ایک مقامی احمدی دوست نے کان لگا کر سُنا تو بتایا کہ یہ کہہ رہے ہیں:-

"آؤ ہم مل کر خلیفہ کے لئے دُعا کریں!"

اس دوران میں حضور نے مشن ہاؤس کی بالکونی میں تشریف لا کر اور اپنا دایاں ہاتھ ہوا میں بلند کر کے اُن کے نعروں کا جواب دیا۔ اپنی تمنا کے پورا ہونے اور اپنے مطلوب و مقصود کو پانے پر اُن پر ایسا وارفتگی کا عالم طاری ہوا کہ وہ کسی اور عالم میں جا پہنچے۔ اور لگے اُچھل اُچھل کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر پوری قوت سے نعرے لگانے۔ حضور بالکونی میں کھڑے رہ کر ایک منٹ تک ہاتھ ہلا ہلا کر

اُن کے نعروں کا جواب دیتے رہے اور وُہ خوشی و مسرت سے سرشار ہو کر نعرے لگاتے رہے۔ اس کے بعد حضور مشن ہاؤس کی بالائی منزل کے ایک کمرے میں واپس تشریف لے آئے۔ خیال تھا حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد اب وہ چلے جائیں گے اور سڑک ٹریفک کے لئے کھل جائے گی لیکن انہوں نے نہ ہٹنا تھا نہ ہٹے۔ اور نعرے لگاتے ہی رہے۔ وہ ہٹتے بھی کیسے جبکہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اُن کے دلوں میں اشتیاق شوق کی ناقابلِ بیان کیفیت کو فزوں سے فزوں تر کر رہے تھے اُن کو بس ایک ہی دُھن سوار تھی کہ حضور اُن کے سامنے موجود رہیں۔ اور وُہ حضور کے لئے دُعائیں کرتے اور نعرے لگاتے ہی رہیں۔ حضور کو وقفہ وقفہ سے تین دفعہ بالکونی میں تشریف لاکر اور متبسّم انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر اور زیرِ لب اُن کے لئے دُعائیں کرتے اور اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے اُن کے نعروں کا جواب دینا پڑا۔ تب کہیں جاکر اُنہیں سیری و سکینت نصیب ہوئی اور وہ بالآخر وہاں سے ہٹنا شروع ہوئے۔ اور ٹریفک کا سلسلہ جو ایک گھنٹہ سے رُکا ہُوا تھا بحال ہُوا اور قافلہ کی دُوسری موٹریں جنہیں لوگوں کے بے پناہ ہجوم کی وجہ سے دُور ہی روکنا پڑا تھا آگے آئیں اور حضورؑ مع اہلِ قافلہ موٹروں میں سوار ہو کر مشن ہاؤس سے تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں واپس تشریف لائے۔ وہاں احمدی احباب اور احمدی خواتین ہزاروں کی تعداد میں پہلے ہی جمع تھے۔ اور صفوں میں بیٹھے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ حضور نے یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اور نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد ریذیڈنسی (سٹیٹ گیسٹ ہاؤس) واپس تشریف لائے، جہاں کماسی میں حضورؑ کا قیام تھا۔

الغرض فرشتوں کی باطنی تحریک کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اشتعالِ شوق کا یہ منظر خُدائی تائید و نصرت اور قبولیتِ عامّہ کے ایک ایسے درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتا تھا جس نے رُوحوں پر وجد کی کیفیت طاری کرکے دِلوں کو حمد اور شُکرِ باری سے لبریز کر دیا۔ اور احمدی احباب بکثرت حمد کے ترانے گا گا کر سچے وعدوں والے خدائے قادر و قُدّوس کے حضور سجداتِ شُکر بجا لائے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(باقی)

مغربی افریقہ کے کامیاب دورے کے بعد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن میں تشریف آوری

قادیان ۱۳ ر تبوک (ستمبر) ــــ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲ ر ستمبر ۱۹۸۰ء میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے حوالے سے شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ۳۱ ر اگست ۱۹۸۰ء کو واپس لندن پہنچ گئے ہیں۔ حضورؑ نے ۱۸ ر اگست سے ۳۰ ر اگست تک مغربی افریقہ کے دو ممالک نائیجیریا اور غانا کا نہایت کامیاب دورہ فرمایا۔ اور اللہ تعالےٰ کے بے شمار افضال و انعامات اور بارش کی طرح نازل ہونے والی بے شمار برکات کا مشاہدہ فرمانے کے بعد آپ مع قافلہ واپس لندن تشریف لائے۔ امیر صاحب مقامی نے بتایا ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ کرام توجہ اور التزام سے دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس دورے کو بہمہ جہتی کامیابیوں اور لازوال برکات و انعامات کا مورد بنائے۔ سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق دے۔ اور اپنے افضال کی بارش برسائے رکھے۔ آمین۔

ابھی تک اس دورہ میں یورپ کے ممالک جرمنی۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ہالینڈ۔ برطانیہ اور مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور گھانا کا دورہ مکمل ہو چکا ہے۔ ہر جگہ پر اللہ تعالےٰ کی بے شمار تائیدات جلوہ فرما رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل و رحم جاری رکھے۔ آمین ٭

دُعائے مغفرت

(۱) جماعت احمدیہ شیموگہ (کرناٹک) کے ایک مخلص اور پُرانے احمدی دوست مکرم ایس۔ کے عبدالجبار بیارو صاحب آٹھ ماہ قبل مورخہ ۱۲/۸ کو بوقت صبح وفات پاگئے تھے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص نیک اور فدائی احمدی تھے۔ باوجود ناخواندہ ہونے کے تجارتی حساب و کتاب اور لین دین میں بہت ماہر اور اپنی ایمانداری کی وجہ سے تجارتی حلقوں میں اچھا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں جو بفضلہ تعالےٰ مرحوم ہی کی طرح انتہائی مخلص اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور بلندئ درجات سے نوازے۔ نیز پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔ خاکسار: فیض احمد مبلغ شیموگہ

(۲) افسوس خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب آف لاہور ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۵/۸ کو وفات پاگئیں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، دیندار اور بہت سی خوبیوں کی مالک مخلص احمدی خاتون تھیں۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: اعجاز احمد قمر۔ صدر جماعت احمدیہ وِنی پیگ۔ کینیڈا۔

(۳) افسوس مکرم ڈاکٹر سیّد جلال الدین شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بسنہ (مدھیہ پردیش) مورخہ ۱۵/۸ کو وفات پاگئے۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک، پابندِ صوم و صلوٰۃ اور تبلیغی جوش رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ آخری وقت تک سلسلہ کی کتب کا مطالعہ اور نجی محفلوں میں تبلیغی گفتگو کا مشغلہ جاری رہا۔ ہمیشہ مرکزی نمائندہ کی بہت عزّت کرتے اور اُن کے آرام کا ہر طرح خیال رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بڑا خاندان سوگوار چھوڑا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرتے ہوئے مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار: بشارت احمد حیدر۔ قادیان۔

(۴) محترم شیخ عبد القادر صاحب (محقق) ۲۱۵ رستم پارک۔ نواں کوٹ (لاہور) اپنی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کی اندوہناک وفات کی اطلاع دیتے ہوئے جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور بلندئ درجات سے نوازے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

پونچھ میں دوروزہ کامیاب کانفرنس

الحمد للہ مورخہ ۶-۷ ر ستمبر کو مسجد احمدیہ پونچھ میں دوروزہ احمدیہ کانفرنس نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔

پہلے روز مکرم میر غلام محمد صاحب کی صدارت میں تبلیغی جلسہ ہُوا۔ جس میں خاکسار نے "موعودِ اقوامِ عالم" اور محترم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "فضائلِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ کی خدمتِ اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرے دن پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ خاکسار کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ جس میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی تقاریر کیں۔

علاوہ ازیں گیتا بھون میں "حضرت کرشن جی کی تعلیم اور اسلام" کے موضوع پر خاکسار کی تقریر ہوئی اور گوردوارہ میں محترم مولانا امینی صاحب کی تقریر ہوئی۔ ہر دو تقاریر کو پسند کیا گیا۔ مورخہ ۹/۸، شام چھ بجے ایک چائے پارٹی بھی ہوئی جس میں ڈی۔ سی صاحب و ایس۔ پی صاحب اور دیگر معززینِ شہر نے شرکت کی۔ چائے سے قبل مولانا امینی صاحب نے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کرایا اور ڈی سی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

تفصیلی رپورٹ جلد انشاء اللہ اشاعت پذیر ہوگی۔

خاکسار: بشیر احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تبدیلی پتہ

بہار کی جماعتوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ کا بھاگلپور سے جمشید پور کی جماعت میں تبادلہ کیا گیا ہے۔ اُن سے خط و کتابت کیلئے اب یہ ایڈریس ہوگا:-

Moulvi Abdur Rashid Zia H.A.

Ahmadiyya Muslim Missionary, Road No. 1

AZAD NAGAR, JAMSHEDPUR – 831012 (BIHAR)

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جاپان میں ایک نئی آواز ——— "وائس آف اسلام"

احمدیہ مشن جاپان کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی رسالہ "وائس آف اسلام" کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ جولائی ۱۹۸۰ء میں ایک ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا ہے اس کے ایڈیٹر جاپان کے مشنری انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ہیں۔ راشد صاحب نے اپنے ایک مکتوب (بنام مدیر الفضل ربوہ) میں بتایا ہے کہ یہ رسالہ انگریزی اور جاپانی دو زبانوں میں شائع ہو رہا ہے اور سر دست اس کی ضخامت صرف آٹھ صفحات تک محدود ہے جس میں نصف حصہ یعنی چار صفحات جاپانی زبان میں اور چار صفحات انگریزی میں ہیں راشد صاحب نے بتایا ہے کہ یہ رسالہ جاپان کے طول و عرض میں طالبان حق میں بذریعہ ڈاک اور دستی طور پر تقسیم کیا جائے گا اس رسالے کی خوش بختی ہے کہ اس کے پہلے شمارہ کے لئے حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی ارشاد موصول ہوا ہے جو کہ رسالے میں انگریزی اور جاپانی زبان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوبصورت نورانی تصویر کے ساتھ طبع کیا گیا ہے اس کے علاوہ تحریک جدید کے وکیل التبشیر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی پیغام بھجوایا ہے جس کا انگریزی اور جاپانی ترجمہ شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

رسالے میں یہ پیشکش کی گئی ہے کہ جو جاپانی یہ رسالہ مفت منگوانا چاہتے ہیں وہ "وائس آف اسلام" کو لکھیں ان کو یہ رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔ اس مختصر رسالے میں دنیائے احمدیت کی خبریں احمدیت کا تعارف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے کی تازہ خبر قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ اور تشریح وغیرہ شامل ہیں یہ خوبصورت رسالہ آفسٹ طباعت پر چھاپا گیا ہے پیشکش کا معیار نہایت اعلیٰ ہے اس رسالے کی اشاعت سے جاپان میں تبلیغ کی ایک بڑی ضرورت پوری ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالے کو ترقی بخشے اور صنعتی طور پر بہت انتہائی ترقی یافتہ اس جزیرے میں اس رسالے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا بڑھ چڑھ کر ہو۔ آمین۔

(الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۸۰ء)

ہماری کوششوں کے لازمی طور پر شیریں ثمرات برآمد ہوں گے

احمدیہ مشن جاپان کی طرف سے سہ ماہی رسالے کے آغاز پر حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ ہماری کوششوں کے لازمی طور پر شیریں نتائج برآمد ہوں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں میں اپنی عظیم برکات ڈالے گا یہ ارشادات اس خصوصی پیغام میں سے لئے گئے ہیں جو کہ احمدیہ مشن جاپان کے سہ ماہی رسالے وائس آف اسلام کے آغاز پر بھیجا گیا۔ پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"ڈئیر عطاء المجیب راشد! السلام علیکم ——— مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مشن جاپان "وائس آف اسلام" کے نام سے ایک رسالہ شائع کر رہا ہے موجودہ دور میں اسلام کو اس کی اصلی اور خالص شکل میں روشناس کرانے کا فرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیروکاروں کے سپرد کیا گیا ہے یہ ایک زبردست اور عظیم ذمہ داری ہے اگرچہ ہم تعداد میں کم ہیں اور ہمارے وسائل بہت حقیر ہیں لیکن خدا تعالیٰ ہماری پشت پر ہے اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ سچائی اور دیانت اور عزم کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کی گئی حقیر کوششوں میں وہ اپنی عظیم برکات ڈالے گا اس قسم کی بابرکت کوششوں کے لازمی طور پر شیریں ثمرات برآمد ہوں گے یہ خدا تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ یہ خدا کے الفاظ ہیں یہ ضرور پورے ہوں گے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں اپنی برکات نازل کرے اور احمدیہ مشن کو توفیق دے کہ وہ اسلام کا پیغام چڑھتے سورج کی اس سرزمین میں پہنچانے میں کامیاب ہو تاکہ یہ جزیرہ جو صرف نظام شمسی کی روشنی سے منور نہ ہو بلکہ اسلام کے روحانی سورج کی اشاعت و سرور پہنچانے والی روشنی سے بھی غسل روحانی کرے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح"

(منقول از الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۸۰ء)

وقف عارضی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی کی سکیم کا اجراء فرمایا ہوا ہے اس سکیم کے تحت تبلیغ و تربیت کے بہت مفید نتائج نکلے ہیں جماعتوں میں بیداری پیدا ہوئی ہے اور اس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہیں لہذا احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہفتہ یا اس سے زائد دو ہفتہ تک کے لئے وقف عارضی کے تحت پیش کریں اور مطلع فرمائیں کہ کس مہینے میں وقف عارضی کی خدمت سرانجام دیں گے۔ اپنے رہائشی مقام سے کس فاصلے پر جائیں گے آپ کی تعلیم۔ ذریعہ معاش کیا ہے تبلیغی و تربیتی میدان میں کیا تجربہ رکھیں اسلام و احمدیت کی تعلیمات سے واقفیت کتنی ہے وقف عارضی میں پیش کرنے والے اصحاب کو سفر اور اخراجات طعام خود برداشت کرنے ہوتے ہیں۔

جماعتوں کے عہدیداران کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو تحریک وقف عارضی میں شمولیت کی دعوت دیں اور نظارت دعوت و تبلیغ سے تحریک وقف عارضی کے فارم طلب کر کے اپنے کوائف و حالات درج کر کے بھجوائیں تاکہ وقف عارضی کی سکیم کے مطابق انہیں جماعتوں میں بھجوایا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادتیں

(۱) خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ اور عزیز سید نصیر الحق صاحب جمشید پور کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "ذکیہ" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲/۹/۸۰ کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "شاہد احمد" تجویز فرمایا ہے نومولود کی صحت و سلامتی و درازی عمر ہونے اور نیک صالح و خادم دین بننے کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار: مبارک احمد بٹ کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(۳) خاکسار کے داماد عزیز مکرم سید خالد احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا سے بذریعہ ٹیلگرام اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۰ء کو بچی عطا کی ہے نومولودہ محترم ڈاکٹر سید غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم مظفر پور (بہار) کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے لمبی عمر والی اور دین کی خادمہ ہو۔ اس خوشی میں مبلغ ۱۰ روپے بطور اعانت بدر ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار: ڈاکٹر غلام ربانی درویش قادیان

اخبار بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فرض ہے

جماعت احمدیہ کے ذریعہ سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے جدوجہد

ایک فیملی اور ایک نوجوان کی بیعت ۔۔ وزیر داخلہ اور سول گورنر قرطبہ سے ملاقات ۔۔ لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ انچارج سپین

قرطبہ میں ایک فیملی کا قبولِ اسلام

D. ANTONIC VILA کو کہیں زمین پر گرا ہوا ٹریکٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" ملا پڑھتے ہی مشن ہاؤس میں آکے بتایا کہ میں عرصہ سے متلاشی تھا کہ کسی اسلامی مرکز کا علم ہو اور انہیں ایسی جماعت مل جائے جو سچی باہمی ہمدردی اور محبت و پیار سے زندگی بسر کرتی ہو اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ سلسلہ کی دیگر کتب مطالعہ کے بعد ماشاء اللہ بیعت کرلی ہے۔ ان کو بتایا کہ اسلام ہی بنی نوع انسان کو باہمی سچی اخوت اتفاق اتحاد کی تعلیم دیتا ہے اس کا سچا نمونہ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان انڈیا میں مبعوث فرمایا اور پہلے دن چالیس افراد کی جماعت کے ساتھ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اس کی بنیاد رکھی گئی شامل ہونے والوں میں سب فرقوں کے لوگ تھے اور ہندوستان کے ایک چوٹی کے عالم اور نیک بزرگ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بھی تھے جو بعد میں اپنی پاکیزگی نفس کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے زیر تبلیغ لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے کرام کی نورانی فوٹوز دکھائے جاتے ہیں جس سے وہ بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ صاحبہ نے اور ان کے بچوں نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا الحمد للہ علیٰ ذٰلک ان کا اسلامی نام نصر اللہ ان کی اہلیہ محترمہ کا نام نصرت ان کی بڑی لڑکی کا نام فاطمہ ان کے بڑے لڑکے کا نام عبد القدوس ان کی چھوٹی بیٹی کا نام سلیمہ رکھا ان کی بیعت کا خط سیدنا حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں بھجوادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سچا ایمان اور اخلاص عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے ان کو نماز کا اور یسترنا القرآن کا سبق دینے کے لئے مکرم عبدالستار خان کی ڈیوٹی لگادی ہے۔

ایک اور نوجوان کا قبولِ اسلام

D. JOSE جو ASTURIA کے علاقہ کے رہنے والے ہیں آجکل قرطبہ میں مقیم ہیں مشن ہاؤس میں آئے تبلیغ کی گئی۔ اسلام کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور بیعت کرکے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی علم سیکھنے کا بے حد شوق اور دلچسپی رکھتے ہیں توجہ سے اسلامی نماز اور یسترنا القرآن پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی سچا ایمان اور اخلاص عطا فرمائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے ان کا اسلامی نام محمد احمد صاحب انور رکھ دیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ہز ایکسی لینسی وزیر داخلہ سے ملاقات

۲۸ جون ۸۰ء کو وزیرِ داخلہ D. Juan Jose Rosa نے ملاقات کے لئے وقت دیا انہیں تبلیغ کی گئی سلسلہ کا لٹریچر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو بھی دکھایا صاحب موصوف دونوں تصویروں کو غور اور توجہ سے دیکھتے رہے کتب مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا میرے چھوٹے لڑکے احسان الٰہی بشیر بھی ساتھ تھے خاکسار نے انہیں بتایا ملک میں خصوصاً VISCAYA کے علاقہ میں جو قتل و غارت عام ہے اس کے روکنے کے لئے کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ضروری ہے۔ وزیر صاحب موصوف کو خوشخبری سنائی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہو گئی ملاقات سے پہلے ویٹنگ روم میں پولیس کے افسران اعلیٰ و حکام ۔۔ ملاقات کے لئے بیٹھے ہوئے سب کو پیغام احمدیت پہنچایا اور ٹریکٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" تقسیم کیا۔ نیز انہیں بتایا جب تک انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقینِ کامل نہیں ہوتا دنیا کی نجات ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک ولازوال پر یقین مذہب اسلام ہی دلا سکتا ہے۔ وہ خدا جو اپنی ہستی کا ثبوت خود دیتا ہے وہ بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے بغیر کانوں کے ہماری دعاؤں کو سُنتا ہے وہ اپنے پاک بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے وہ مالک ہے زمین و آسمان کا اور قادر ہے ہر بات پر۔ آجکل دنیا پرستی کا زور ہے اور اللہ تعالیٰ کا انکار کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں ضلالت و گمراہی کا زور ہے قرآن کریم کی پاک اور مکمل تعلیم پر چل کر ہی انسان ایک دوسرے سے محبت اور پیار اور امن و صلح سے رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کریگا یہ سب کچھ احمدیت کے ذریعہ ہوگا یہ تقدیر الٰہی ہے جو پوری ہو کر رہے گی اسی طرح جس طرح اس سے قبل باقی انبیاء کرام دنیا میں کامیاب و بامراد ہوئے۔

سول گورنر قرطبہ سے ملاقات

D. FRANCISCO ANSUATEGUI سول گورنر صوبہ قرطبہ سے وقت لے کر ملاقات کی اور پیغام احمدیت پہنچایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں دیکھ کر گورنر صاحب موصوف کے منہ سے بے ساختہ نکلا "MUYVE NERABLES CARAS" "نہایت معزز ہستیاں" آپ نے نہایت توجہ سے ہماری تبلیغ کو سُنا انہیں احمدیت کی تعلیم بیان کی کہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان انسان کو بدیوں سے روکتا ہے اور نیکیوں کی توفیق دیتا ہے سچا ایمان والا کسی کو کسی طرح دکھ دے کر راضی نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک خیر خواہی اور بھلائی چاہتا ہے اور دوسروں سے حسنِ سلوک کرتا ہے اور آپس میں محبت و پیار سے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور سچی خدمتِ خلق اس کا خلق ہوتا ہے یہ اب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ احمدیت کے ذریعہ دنیا میں حقیقی امن و سلامتی قائم ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے چودہ صدیوں کے بعد خلافتِ حقہ راشدہ کا سلسلہ شروع کیا تمام بنی نوع انسان کو خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ حقیقی امن حاصل ہوگا ان کو بتایا کہ جماعتِ احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو سب کے دلی منشاء سب کی ہی بھلائی اور خیر خواہی چاہتی ہے۔ احمدیت کے ذریعہ امن و سلامتی کا نیا دور شروع ہو رہا ہے مکرم عبدالستار صاحب حنیف اور میرے چھوٹے لڑکے عزیز احسان الٰہی بشیر بھی ساتھ تھے۔

متفرق: ۔۔ Madrid کی ایک پرانی واقف فیملی ہے D. Amalio نے عرصہ ہوا بیعت تو کی تھی لیکن عرصہ سے رابطہ نہیں تھا انہوں نے بتایا تھا کہ ۶۰ سال کا عرصہ ہوا جب کہ ان کی عمر نو سال کی تھی ان کے والد صاحب نے جو سپین کے باشندے ہیں بتایا تھا کہ امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں "قادیان ہند کے وہ رہنے والے تھے" اللہ تعالیٰ اس فیملی کو احمدیت کے رنگ میں رنگین ہونے کی توفیق دے مسلمانوں کے زمانہ میں کسی بزرگ خاندان علوی سے اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں انہوں نے جمعہ کی نماز ہمارے ساتھ ادا کی

گمبیا (Ghambia) کے ایک باشندے کا بارسلونا سے خط ملا ان کو کتب بھجوائی گئیں اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ بیعت کرلیں گے۔

ابو الفیض ایک ایرانی دوست ملاقات کے لئے آئے انہیں سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دیں Pedro Abad میں تبلیغ کی گئی جہاں انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ہماری مسجد تعمیر ہونے والی ہے

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری پاکستان سے تشریف لائے ان کی مہمان نوازی کی گئی ابوظہبی سے ایک مالابار کے دوست عبد الحی صاحب تشریف لائے ان کی مہمان نوازی کی گئی متعدد پولیس حکام سے ملاقات اور اسلام کی تبلیغ اور سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔

قرطبہ میں دو تین فیملیز کے گھر جاکر تبلیغ کی اور ٹریکٹ مطالعہ کے لئے دئے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اسلام کی فتح اور غلبہ کے شاندار طور پر جلد راہ کھولے اور سپین پھر اپنی اسلامی شوکت اور عظمت سے مالامال ہو

آمین اللّٰھم آمین
برحمتک یا ارحم الراحمین

مجالسِ انصاراللہ کیلئے ضروری معلومات

انتخابات

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ اگست ۱۹۸۰ء تک اخبار "بدر" تک پچاس ۵۰ مجالسِ انصاراللہ کے نئے انتخابات ہو چکے ہیں۔

درستی انتخاب مجلس انصاراللہ شاہجہانپور

قبل ازیں اخبار "بدر" مورخہ ۵ ۸/۶ میں مجلس انصاراللہ شاہجہانپور کا انتخاب شائع ہوا تھا اب دوبارہ درست انتخاب کی اشاعت کی جاتی ہے احباب درستی کر لیں

مکرم قریشی محمد صادق صاحب زعیم مجلس انصاراللہ شاہجہانپور

اسی طرح اخبار بدر مورخہ ۸۰/۷/۱۹ میں کشمیر کے ناظم اعلیٰ کی تقرری کا اعلان ہوا ہے اس کو احبابِ کرام اس طرح پڑھیں

مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک — زعیم مجلسِ انصاراللہ یاری پورہ و ناظم اعلیٰ مجالسِ انصار اللہ جموں و کشمیر

اسی طرح مجالسِ انصاراللہ کیرالہ اور بنگال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان علاقہ جات کے مندرجہ ذیل ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے ہیں۔ زعماء مجالس ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب — ناظم اعلیٰ مجالسِ انصاراللہ کیرالہ

۲۔ ر ماسٹر محمد مشرق علی ملا صاحب ایم اے زعیم مجلسِ انصاراللہ کلکتہ و ناظم اعلیٰ مجالس انصاراللہ بنگال

دستورِ اساسی

مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ نے دستورِ اساسی کی طباعت کی منظوری دیدی ہے انشاء اللہ تعالیٰ طبع ہو کر مجالس کو ارسال کر دیا جائے گا۔ مجالس میں پیدا شدہ مشکلات کے پیشِ نظر چند ضروری باتیں درج ذیل ہیں۔

ناظمین اعلیٰ علاقہ مجلس عاملہ علاقہ مندرجہ ذیل عہدیداران نامزد کریں

(۱) نائب ناظم اعلیٰ علاقہ (۲) معتمد عمومی (۳) معتمد تعلیم - تربیت - تبلیغ - مال وغیرہ

ناظم ضلع مجلس عاملہ ضلع میں مندرجہ ذیل عہدیداران نامزد کریں۔

(۱) نائب ناظم ضلع (۲) منتظم عمومی (۳) منتظم تعلیم - تربیت - تبلیغ - مال وغیرہ

زعیم اعلیٰ مقامی مجلس عاملہ مقامی کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران نامزد کریں۔

(۱) نائب زعیم اعلیٰ (۲) منتظم عمومی (۳) منتظم تعلیم - تربیت - تبلیغ - مال وغیرہ

زعیم حلقہ مجلس عاملہ حلقہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران نامزد کریں۔

(۱) نائب زعیم حلقہ (۲) نائب زعیم تعلیم - تربیت - تبلیغ - مال وغیرہ

(۳) نائب زعیم عمومی۔

جس مجلس میں اراکین کی تعداد سینکڑوں ہو وہاں حلقہ مقرر کر کے زعیم حلقہ کا انتخاب ہو اور ان زعماء پر ایک زعیم اعلیٰ مقامی کا انتخاب ہو جہاں مجالس سو سے کم اراکین پر مشتمل ہو وہاں صرف زعیم مقامی کا انتخاب کروا کر باقی عہدیداران نامزد کئے جائیں۔

دس انصار پر ایک سائق مقرر کیا جائے۔ جو انہیں بیدار رکھنے کا موجب ہو۔ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمینِ اضلاع نیز زعمائے اعلیٰ اور زعماء کی مرکزی اجتماع میں حاضری ضروری ہوگی۔ سوائے اس کے کہ وہ صدر مجلس سے قبل از وقت رخصت لے لیں۔

انصاراللہ کے چندہ جات کی شرح

۱۔ چندہ مجلس ماہوار — چندہ مجلس کم از کم ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار بشرطیکہ تین روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو

۲۔ ر سالانہ اجتماع — چندہ سالانہ اجتماع ماہوار آمد کا ۲/۱ فیصد سالانہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو

۳ ر اشاعت لٹریچر — چندہ اشاعت لٹریچر کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن

تعلیم القرآن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کے سپرد کی ہے۔ لہٰذا عہدیداران اور اراکین انصار اللہ پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کریں۔ قرآن سیکھیں۔ قرآن پڑھیں اور قرآن کے معارف سے دل بھر لیں اور محسوس کر لیں ایک نورِ مجسم بن جائیں۔ قرآن کریم میں ایسے محو ہو جائیں قرآن کریم ان کی رگ رگ میں سما جائے اور باتیں قرآن کریم ہی سے ہوں اور ایسے فنا ہو جائیں کہ دیکھنے والوں کو ان کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔

امتحان "کشتی نوح"

سہ ماہی ۳۰ تبوک (ستمبر ۱۹۸۰ء) تک کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء کتاب "کشتی نوح" بطور تعلیمی نصاب مقرر کی گئی ہے امتحان کی تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا مجالس ایسے اراکین کی فہرستیں بھجوائیں جو اس کے امتحان میں زبانی طور پر یا تحریری طور پر شامل ہو سکتے ہوں تاکہ مرکز سے اس تعداد کے مطابق پرچہ جات اور رول نمبر ہر مجلس میں بر وقت بھجوائے جا سکیں۔

سالانہ اجتماع انصاراللہ

انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء بروز جمعرات منعقد ہوگا۔

جملہ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع۔ زعمائے اعلیٰ اور زعماء مجالسِ انصاراللہ کی اس اجتماع میں حاضری ضروری ہے بصورتِ دیگر اپنے نمائندے بھجوائیں اور اس کی اطلاع دفتر مرکزیہ میں ابھی سے دے دیں۔

صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ قادیان

امتحان سہ ماہی نصاب تعلیم مجالس انصاراللہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر کے ذریعہ تمام ممبران مجالس انصاراللہ بھارت کی خدمت میں تاکیدی طور پر اعلانات کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ انصاراللہ کے سہ ماہی نصاب "کشتی نوح" کے بارہ میں ہر مقامی مجلس کے عہدیداران نہایت اہتمام سے کوشش فرماویں کہ جملہ ممبران اس کتاب کا باقاعدہ مطالعہ کریں اور اس کے مقررہ امتحان میں جو تحریری اور زبانی دونوں طرح سے لیا جائے گا زیادہ سے زیادہ افراد شرکت کریں۔ اب تک چند مجالس نے فرض شناسی سے کام لیا ہے ان کی طرف سے مقررہ امتحان میں شرکت اختیار کرنے والے ممبران کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں لیکن متعدد مجالس کی طرف سے ابھی فہرستوں کی شدت سے انتظار ہے۔

اس کتاب کا بار بار مطالعہ کرتے رہنا از حد ضروری ہے تجدید مطالعہ اور نئے سرے سے مطالعہ ہر دو اپنی اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں اب جبکہ اس تنظیم کے تحت کئی مجالس میں بفضلہ بیداری اور فرض شناسی کے خوشکن آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ بقیہ مجالس بھی پوری سرگرمی سے جلد موثر قدم اٹھائیں تاکہ وہ بھی تنظیم کے ساتھ دوش بدوش چل کر مجموعی برکات و فیوض سے متمتع ہو سکیں۔ امید ہے عہدیداران مجالس انصاراللہ بھارت دوسری تمام ذیلی تنظیموں کے لئے اپنے ہر کام میں مثالی کردار ادا کر کے بہترین قابل تقلید مثال قائم کرنے کی کوشش کریں گی تمام بقیہ مجالس سے مکرر التماس ہے کہ اس امتحان میں شرکت کرنے والے ممبران کی فہرستیں جلد از جلد مرکز کو بھجوائیں تاکہ یہ کام بر وقت انجام دیا جا سکے خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی تنظیم کے ماتحت ہر پروگرام پر نہایت بشاشت اور خوش اسلوبی سے عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین

بحکم محمد شریف عفی عنہ

قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ

انصاراللہ بھارت کا پہلا سالانہ مرکزی اجتماع

انصاراللہ بھارت کا پہلا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات قادیان میں منعقد ہوگا۔ انصاراللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے فائدہ اٹھائیں زعماء مقامی زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی کوشش کریں

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ

تفصیلی پروگرام تیسرا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جیسا کہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو اس سے قبل علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک ۔ ہفتہ ۔ اتوار منعقد ہوگا ۔

اب ذیل میں اس اجتماع کے علمی و ورزشی اور دیگر پروگراموں کی پوری تفصیل دی جارہی ہے تاکہ اس کے مطابق مجالس اپنے اپنے نمائندگان کو تیار کرسکیں ۔ واضح رہے کہ اس اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

علمی مقابلہ جات ——— خدام

۱۔ حسنِ کارکردگی و موازنہ مجالس :۔ موازنہ مجالس ہر جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ ترسیل چندہ جات ۔ دینی امتحان میں شرکت ۔ مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ امور کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔

۲۔ دینی امتحان :۔ یہ امتحان ۲۴ ر اگست ۱۹۸۰ء کو ہو چکا ہے ۔

(۳) مقابلہ تقاریر :۔ (حزب اوّل) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام اس حزب میں شامل ہوں گے ۔ وقت ۵ منٹ

عناوین :۔ (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم اخلاق
(۲) برکاتِ خلافت
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام
(۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات
(۵) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

(۴) مقابلہ تقاریر :۔ (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام اس حزب میں شامل ہوں گے ۔ وقت تین منٹ

عناوین :۔ (۱) فضائل قرآن مجید
(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
(۳) خلافتِ ثالثہ کی برکات
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا کوئی ایک پہلو
(۵) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

(۵) مقابلہ حسنِ قرأت (حزب الف) میٹرک اور اس سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام ۔

(۶) مقابلہ حسنِ قرأت (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام ۔

(۷) مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) میٹرک سے اوپر اور مدرسہ احمدیہ کے درجات کے خدام ۔

(۸) مقابلہ نظم خوانی (حزب ب) میٹرک سے نیچے اور مدرسہ احمدیہ کی فصلوں کے خدام ۔

(۹) پرچہ ذہانت :۔ یہ تحریری پرچہ ہوگا پرچہ سوالات پر ہی اسی وقت نصف گھنٹے میں جواب لکھ کر دینا ہوتا ہے ۔

(۱۰) مشاہدہ و معائنہ :۔ ایک میز پر متفرق اشیاء بکھری ہوں گی ایک منٹ ملاحظہ کے بعد اپنی یادداشت سے قلمبند کرنا ہوتا ہے ۔

(۱۱) بیت بازی :۔ درثمین ۔ کلام محمود اور درّ عدن (کلام حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کے اشعار ہی استعمال کرنے کی اجازت ہوگی

ورزشی مقابلہ جات ——— خدام

(۱) نٹ بال (۲) کبڈی (۳) والی بال (حزب الف) (۴) والی بال (حزب ب) (۵) رسہ کشی (۶) گولہ (حزب الف) (۷) گولہ (حزب ب) (۸) دوڑ (حزب الف) ۲۰۰ گز (۹) دوڑ (حزب ب) ۱۰۰ گز (۱۰) رنگ پٹیر (حزب الف) (۱۱) رنگ پٹیر (حزب ب) (۱۲) تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف) (۱۳) تین ٹانگ کی دوڑ (حزب ب) (۱۴) لانگ جمپ (۱۵) ہائی جمپ (۱۶) نشانہ غلیل (۱۷) سائیکل ریس (۱۸) سلو سائیکل ۔

نوٹ :۔ ورزشی مقابلوں میں الف اور ب کی حزب بندی موقعہ پر جائزہ لے کر کی جائے گی ۔

علمی مقابلہ جات ——— اطفال

(۱) حسن کارکردگی و موازنہ مجالس :۔ موازنہ مجالس میں جملہ امور مثلاً ماہانہ رپورٹ ترسیل چندہ جات ۔ دینی امتحان میں شرکت ۔ مرکزی اجتماع میں نمائندگی وغیرہ امور کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔

(۲) دینی امتحان :۔ یہ امتحان ۲۴ ر اگست ۱۹۸۰ء کو ہو چکا ہے ۔

(۳) مقابلہ تقاریر :۔ (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے ۔ (وقت ۲ منٹ)

(۴) مقابلہ تقاریر :۔ (حزب ب) ۷ سے ۱۲ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے ۔ (وقت ۲ منٹ)

مشترکہ عناوین :۔ (۱) مساجد و مجالس کے آداب
(۲) فضائل قرآن مجید
(۳) علم بڑی دولت ہے ۔
(۴) تندرستی ہزار نعمت ہے ۔
(۵) اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل

(۵) مقابلہ حسن قرأت (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے ۔

(۶) مقابلہ حسن قرأت (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے ۔

(۷) مقابلہ نظم خوانی (حزب الف) ۱۲ سے ۱۵ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے

(۸) مقابلہ نظم خوانی (حزب ب) ۷ سے ۱۱ سال تک کے اطفال اس حزب میں شامل ہوں گے ۔ (وقت ۲ منٹ)

ورزشی مقابلہ جات ——— اطفال

(۱) فٹ بال (۲) کبڈی (۳) دوڑیں (حزب الف ۔ ب ۔ ج ۔ د) (۴) تین ٹانگ کی دوڑ (حزب الف) (۵) تین ٹانگ کی دوڑ (حزب ب) (۶) نشانہ غلیل (۷) میرو ڈبہ (۸) اور اطفال کی بعض اور دلچسپ کھیلیں

نوٹ :۔ الف اور ب وغیرہ کی حزب بندی موقعہ پر ہی جائزہ لے کر کی جائے گی ——— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام خدام و اطفال کو پورے ذوق و شوق اور بھرپور تیاری کے ساتھ اجتماع کے ان علمی اور ورزشی پروگراموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے ۔ اللّٰھم آمین

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ :

"خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خدام الاحمدیہ کی عمر کی نمائندگی ہر جماعت سے ہونی چاہئیے ..... کوئی ایسی جماعت نہ ہو جس کا کوئی نمائندہ اس اجتماع میں شامل نہ ہو اس لئے میں امرائے اضلاع کو اور مربی صاحبان کو اور ان کو جو ان لوگوں کی نگرانی کرنے والے ہیں یہ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ ہر جماعت سے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں نمائندہ آئے ۔ اگر چھوٹی جماعت ہے ایک نمائندہ آئے مگر آئے ضرور ۔"

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

درخواستہائے دُعا

(۱) مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب چائے باسا (بہار) اپنے بیٹے عزیز پرویز احمد سلمہٗ کے میڈیکل کالج کے داخلہ کا ٹیسٹ بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہو جانے پر مبلغ ۲۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں بھجواتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم ابرار احمد صاحب راٹھر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے I.A.S کے PRELIMISSARY EXAM. میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ برادرم موصوف کی ہمشیرگان عزیزہ مسرت سلطانہ سلمہا، عزیزہ شفقت سلطانہ سلمہا، عزیزہ منور سلطانہ سلمہا عزیزہ رفعت سلطانہ سلمہا اور عزیزہ افشاں سلطانہ سلمہا اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ -/۲۵ روپے مد اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے برادرم موصوف کی WRITTEN TEST میں نمایاں کامیابی اور باعزت ملازمت کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار: محمد القسام ذاکر قادیان۔

(۳) مکرم محمد یوسف صاحب زیروی (بھکشو) درویش حال مقیم تیما پور (کرناٹک) کافی عرصہ سے پیر میں زخم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب آپریشن ہونے کے بعد سے تکلیف میں افاقہ محسوس کرتے ہیں۔ موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

(۴) مکرم عبد الواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے ہاں ولادت ہونے والی ہے۔ نیک، و صالح اولادِ نرینہ کے لئے احباب سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(۵) مکرم رئیس الدین صاحب ساکن امروہہ نے مبلغ یکصد روپے اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے جوبلی فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

(۶) شاہجہانپور کی جماعت کے بہت سے احمدی بچے مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد الحق فضلی مبلغ سلسلہ مقیم شاہجہانپور۔

(۷) خاکسار کی والدہ محترمہ کی دائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے اور والدِ محترم کے لیور کینسر کا آپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں والدین کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: سید معین الحق احمدی جمشید پور۔

(۸) مکرم عبد الخالق صاحب ساکن موضع دستین پور ڈاکخانہ بہوا (یو۔پی) مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے بچے عزیز سلیمان سلمہٗ کی صحت و سلامتی اور روشن مستقبل کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار اسلم خان فتحپور۔ یو۔پی۔

(۹) خاکسار کافی عرصہ سے معدے کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ مبلغ بیس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے کامل صحت و شفایابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعاؤں کا خواستگار ہے۔ خاکسار عبد الحفیظ بھدرواہی حال مقیم کرگل (لداخ)

(۱۰) مکرم برادرم فاروق احمد صاحب ساکن ناصر آباد (کشمیر) بفضلہ تعالیٰ M.B.B.S. کے فائینل امتحان میں $\frac{749}{1200}$ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اب موصوف کا ارادہ M.D. کرنے کا ہے۔ نیز اُن کی ہمشیرہ عزیزہ گلشن سلمہا بھی امسال M.B.B.S. کے دوسرے سال کا امتحان دینے والی ہیں۔ برادرم موصوف بطور شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ -/۲۵ روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اور ہمشیرہ کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ مقیم سری نگر۔

(۱۱) مکرم ناصر احمد صاحب چنیوٹی نزیل قادیان مبلغ دس روپے مدّ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے برادران مکرم عبد العزیز صاحب، مکرم محمد امین صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب مکرم مہر دین صاحب، اور مکرم ارشد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے نیز برادرم مکرم ارشد صاحب کی کامل صحت و شفایابی، برادر مکرم مہر دین صاحب کے ہاں نیک صالح و خادمِ دین اولادِ نرینہ ہونے اور اپنے بیٹے عزیز نعیم احمد ناصر مقیم بنکاک کی بہتر ملازمت مہیّا ہونے کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت اور درویشانِ کرام کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۱۲) مکرم محمد ظفر عالم خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور (یو۔پی) اپنی دینی و دُنیوی ترقیات اور بچوں کے نیک و خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے مبلغ -/۱۴ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ (خاکسار جاوید اقبال اختر)

لیگوس کے ہوائی مستقر پر حضور انور کا استقبال (بقیہ صفحہ اوّل)

تقریباً ڈیڑھ ہزار احمدی احباب شامل تھے۔

کیبل گرام میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ر اگست کو حضور پر نور نے احمدی طلباء کی تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر پندرہ سو احمدی احباب سے تقریباً بیس منٹ تک خطاب فرمایا۔ اس کے بعد حضور لیگوس سے بیس میل دُور ایک احمدی آبادی دیکھنے تشریف لے گئے۔ اور اس جگہ پر احمدیہ ہسپتال کے لیبارٹری بلاک کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس روز جمعہ کی نماز حضور نے احمدیہ مسجد میں پڑھائی۔ اس موقعہ پر قریباً چھ ہزار احمدی احباب نے اپنے محبوب آقا کی قصبے میں آمد پر استقبال کیا۔ اس موقعہ پر لیگوس کے عیسائی مشن کے سربراہ بھی استقبال کرنے والوں میں موجود تھے۔

کیبل گرام میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے بتایا ہے کہ نائیجیریا میں حضور جہاں بھی تشریف لے گئے، ہزاروں احمدیوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ حضرت بیگم صاحبہ کا استقبال بھی احمدی خواتین ہر جگہ کرتی رہیں۔ حضور پر نور ہر جگہ احباب کو شرف مصافحہ بخشتے رہے۔ اور ان سے بے تکلفی اور شفقت کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ جس سے ارضِ بلال کی پیاسی رُوحوں کو حقیقی سکون اور روحانیت کا یادگار اور ناقابلِ فراموش احساس ہوتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ کے دورے کی رپورٹنگ ریڈیو اور ٹی۔وی اور اخبارات میں بڑے وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے اور ایک ایک تقریب پر درجنوں اخباری اور دیگر ذرائع ابلاغ کے نمائندے پہنچے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ارضِ بلال کے باشندوں کی رُوحانی تشنگی دور کرے اور ان کے ایمانوں میں مضبوطی اور استقامت بخشے اور مزید سعید رُوحوں کو قبولِ حق کی توفیق دے۔ اور اس دورے کو تاریخی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

(الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ر اگست ۱۹۸۰ء)

اظہارِ تشکّر و درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز بشیر احمد سلّمہٗ امسال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی ایس سی بی ایڈ کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہو گیا ہے۔ میں بطور شکرانہ اعانتِ بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے جملہ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو ہم سب کے لئے باعثِ برکت بنائے اور دینی و دُنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: اہلیہ مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۴ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پر ہیلد سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

ممبر پارلیمنٹ سردار خشونت سنگھ صاحب کی خدمت میں

اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۴ ر اگست بروز اتوار جماعت احمدیہ کا ایک وفد جس میں خاکسار کے ہمراہ مکرم معین الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس محبوب نگر اور مکرم رشید الدین صاحب شامل تھے حیدر آباد میں ممبر پارلیمنٹ سردار خشونت سنگھ صاحب سے ملا۔ آپ ہندوستان کے نامور جرنلسٹ ہیں اور "ہندوستان ٹائمز" کے ایڈیٹر ہیں اور جماعت احمدیہ سے متعلق بخوبی واقفیت بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے ابھی ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ہونے والے فسادات پر احمدیوں کے حق میں کئی مضامین شائع کئے تھے۔ خاکسار نے بوقت ملاقات وہ شبد جو شیخ برہم کو ملتے وقت حضرت باوا نانک جی نے اُچارن فرمایا تھا پڑھا اور آپ کی گلپوشی کی جس پر آپ نے بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ خاکسار نے اپنی کتاب "ست سندیش" جس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کو گورو گرنتھ صاحب سے پیش کیا گیا ہے نیز دوسری اسلامی کتب تحفہ کے طور پر آپ کی خدمت میں پیش کیں جنہیں آپ نے بے حد عقیدت سے قبول کیا۔ اور افرادِ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ وفد کی واپسی کے وقت آپ نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے "السلام علیکم" کہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

پروگرام دورہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرالہ و تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مکرم بشارت احمد صاحب حیدر انسپکٹر تحریک جدید مالی دورہ کریں گے احباب جماعت و عہدیداران اور مبلغین کرام براہ مہربانی اُن سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی مطلوب ہوگی تو وہ خود اطلاع دیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۲ ۹/۸۰	الانور	۱۲ ۱۰/۸۰	۱	۱۳ ۱۰/۸۰
گوگرال۔ منجیشور	۲۵ ۹/۸۰	۲	۲۷	ایرا پورم	۱۳	۱	۱۴
پینگاڈی	۲۷	۲	۲۹	الپی	۱۴	۱	۱۵
کینانور۔ کڈلائی	۲۹	۲	۱ ۱۰/۸۰	کروناگاپلی	۱۵	۲	۱۷
کوڈالی	۱ ۱۰/۸۰	۱	۲ ۱۰/۸۰	کوئیلون	۱۷	۱	۱۸
کالیکٹ	۲	۳	۶	میلاپالیم	۱۹	۲	۲۱
کوڈیاتھور	۶	۱	۷	ستان کولم	۲۱	۱	۲۲
کالیکٹ	۷	۱	۸	شنکرن کوئیل	۲۲	۱	۲۳
منارگھاٹ	۸	۱	۹	کوٹار	۲۳	۱	۲۴
کیرولائی	۹	۱	۱۰	مدراس	۲۴	۵	۲۹
پتہ پیریم	۱۰	۱	۱۱	قادیان	۱ ۱۱/۸۰	-	-
موریاکنی	۱۱	۱	۱۲	※	※	-	※

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۲ ۹/۸۰ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد کی بیٹی عزیزہ مبارکہ طیبہ سلمہا کا نکاح مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حسن محمود احمد عودہ صاحب مقیم جبل الکرمل۔ حیفا (فلسطین) کے ہمراہ پڑھا۔ اور مناسب موقعہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں اُن کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت مبلغ ۲۲۰ تا ۲۵۰ روپے تک ہے۔

براہ مہربانی بروقت اطلاع بھجوائیں ۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال تیسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مظفر پور میں مورخہ ۲۹ - ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس کانفرنس کے لئے مکرم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

صوبہ بہار کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ چندہ کانفرنس درج ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ابھی سے اس کانفرنس میں شرکت کی تیاری بھی شروع کر دیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین

ترسیلِ زر کا پتہ: SYED DAUD AHMAD . BHARAT MEDICAL HALL
KALYANI , MUZAFFAR PUR-1 (BIHAR)

المعلن: عبدالرشید ضیاء انچارج احمدیہ مسلم مشن جمشید پور (بہار)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

خاکسار نے مورخہ ۷ ۸/۸۰ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ پینگاڈی میں مکرم پی۔ احمد صاحب کی دختر عزیزہ بینا احمد سلمہا کا نکاح مکرم محمد علی صاحب ابن مکرم اے محمود صاحب کے ہمراہ مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم پی۔ احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ اسی دن صبح کے وقت مکرم ڈاکٹر پی عبداللہ صاحب کی صاحبزادی مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح فروری ۸۰ء میں مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب کروناگپلی کے ساتھ مبلغ ۲۵۰۰/- روپے حق مہر پر ہو چکا تھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بھی اس خوشی کے موقعہ پر مختلف مدات میں ۵۰/- روپے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو موجب راحت و برکت بنائے
اللّٰھم آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس
نزیل پینگاڈی